بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینہ الفت

امام رؤف حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے القاب پر ایک نظر

محسن رجبی قدسی

ترجمہ نگار: سید مجاہد حسین عالی نقوی

تصحیح : ڈاکٹر حیدر رضا ضابط

رجبی قدسی ، محسن، ۱۳۵۴ .
[آیینه مهر: (نگاهی به القاب امام علی بن موسی الرضا علیه السلام)]
آیینه الفت:امام رؤف حضرت علی بن موسی الرضا علیه السلام کے القاب پر ایک نظر/ محسن رجبی قدسی؛ ترجمه نگار سید مجاهد حسین عالی نقوی. - مشهد:بنیاد پژوهش های
اسلامی، ۱۳۹۰ ۶۵ص فیپا اردو
ISBN;978-964-971-448-6
ا . علی بن موسی(ع). امام هشتم ، ۱۵۳؟-۲۰۳
ق.-لقب ها . الف. نقوی، سید مجاهد حسین ، مترجم.
ب . بنیاد پژوهش های اسلامی . ج . عنوان .
۹۰۴۶۱۳۹۰آ ۳ر/ ۳۵ /۴۷ PB ۲۹۷/۹۵۷ ۲۲۸۲۹۲۴
کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

نام : آئینه الفت "امام رؤف علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے القاب پر ایک نظر"

تالیف: محسن رجبی قدسی

ترجمه نگار: سید مجاهد حسین عالی نقوی

چهاپ اول: تعداد ۱۰۰۰ جلد ۱۳۹۰ش/ 2011 هدیه: ۵۶۰۰ ریال
چهاپ دوم: تعداد جلد ۱۳۹۳ش/ 2014هدیه:
چاپ و صحافی مؤسسه چاپ وانتشارات آستان قدس رضوی

www.islamic-rf.ir info@islamic-rf.ir

حق چهاپ محفوظ

فہرست مطالب

زائرین سے کلام ---------------------- ۵
دیباچہ ---------------------------- ۹
فصل اول: امام رضا علیہ السلام کے مشہور القاب ------- ۱۳
ثامن الآئمہ -------------------------- ۱۳
رضا ------------------------------ ۱۳
رؤف ------------------------------ ۲۱
ضامن آہو ---------------------------- ۲۲
عالم آل محمد -------------------------- ۳۱
غریب ------------------------------ ۳۳

فصل دوم: غیر معروف القاب ------------------ ۳۹
الف: امام رضا علیہ السلام کے خاص القاب ------------ ۳۹
ب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آئمہ علیہم السلام کے مشترک القاب -- ۵۵
فہرست مآخذ -------------------------- ۶۳

زائرین سے کلام

آٹھویں ستارۂ بزرگِ سعادت، امام رؤف، **حضرت امام علی بن موسی الرضا علیه افضل التحیة والثناء** کا مقام کسی گمان کے بغیر، ہر اندازے سے اظہر من الشّمس ہے۔ اور جو احساسات دل سے گذرتے ہیں، وہ عقیدت اور نیازمندی کی بدولت پیدا ہوتے ہیں، اور پھر بے اختیار زبان پر آجاتے ہیں اور پھر صفحۂ قرطاس پر یہ سب ثبت وضبط ہو جاتے ہیں۔ لاکھوں زائرین کا عاشقانہ طریقے سے حاضر ہونا کیا اِس کے علاوہ کچھ اور ہے!؟

زیارت ثقافت تشیع میں ایک گھنے اور پُرثمر درخت کی مانند ہے۔ ہر ایک شیعہ کے دل میں اِس کا نشان ہے، جو ہر لحاظ سے اِس پُرثمر درخت کو سوزِ دل سے اور اپنی آنکھوں کو آنسوؤں سے دھوتا ہوا سکون و اطمینان خاطر کو مضبوط و محکم کر لیتا ہے۔

اِسی بنا پر زائر خصوصی طور پر زیارت سے بہرہ مند ہوتا ہے اور خصوصی توجہ کا مرکز بنتا ہے۔ کس قدر خوب اور اچھا ہے کہ زائر اُس گلستان کی سیر کرے کہ جس کو خدا نے کرہ ارض پر اپنا باغ بنایا ہوا ہے۔ البتہ فیض رضوی کے مرکز کے ناظر اور مشتاق، ایسے شاہکار دیکھیں گے، جن کو وہ خود مختلف زاویوں سے محسوس کر سکیں۔ وہ زاویے اُن کی خاص شخصیت میں پائے جائیں گے، اور اُن کی پُرکشش شخصیت کو دوسروں کی نگاہوں میں ظاہر کریں گے۔

اِسی وجہ سے بنیاد پژوہشھای اسلامی (اسلامیک ریسرچ فاؤنڈیشن) اپنے اِسی فکر وخیال میں سنجیدہ تھی اوراپنی گہری نگاہوں کے ساتھ ، زائرامام رضا علیہ السلام کے لئے تلاش کر رہی تھی ۔ اسے حاصل کرنے کی خاطر اردیبہشت ۱۳۸۷ہجری شمسی ، اپریل ۲۰۰۸ کو زائرین سے متعلق تحقیقات کا خصوصی شعبہ قائم کیا گیا۔

اِس عظیم قیمتی راستے کیلئے محکم قدم اٹھاتے ہوئے، اِس راستے کو وسعت دیتے ہوئے آگے بڑھیں، تاکہ اِس کام کو نمونہ اورمثال بنائیں ۔

اپنی ثقافتی شناخت کو اُجاگر رکھتے ہوئے اورفکرِ صحیح کو ہر طرح کی خرابیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے آگے بڑھنے کے جذبات زندہ رکھیں، خصوصی طور پر نسلِ جوان کو اپنا ہم آہنگ بنایا جائے ۔ اور اُن کیلئے جو اِس عاشقانہ جوہر کے ساتھ زیارت کو آتے ہیں اور اِس راستے سے آشنائی کم رکھتے ہیں تو اُن کیلئے زیارت امام رضا علیہ السلام آگاہی کے انداز سے، عاشقانہ طریقے سے اور عارفانہ طور پر تعارف ہونا چاہیے۔

ہمیں چاہیے اِس راستے پر جو بھی دُشواری پیش آئے اپنے قدموں کو مضبوطی سے آگے بڑھائیں، البتہ اِس درمیان ہماری بیشتر اُمیدیں زائرین حضرات پر وابستہ ہونی چاہیں۔ اُنکی گفتگو اور افکار جو عاشقانہ انداز سے اُنکے قلبی احساسات سے گذرتی ہوئی زبان

پر آتی ہے، اُس سے بہرہ مند ہونا چاہیے جو کہ قائم ودائم اور کارآمد بھی ہونگے۔

توفیق، آپ کے راہ کی رفیق رہے

اسلامیک ریسرچ فاؤنڈیشن

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم . الحمد للہ الذی جعل لنا اَئمۃ یھدوننا بآمرہ و الصلوۃ و السلام علی الرسول الاعظم و الائمۃالھدیٰ.

اہل بیت علیہم السلام کے مکتب میں زیارت کا درجہء کمال اور قبولی پر پہنچنا اِس کام پر منحصر ہے کہ زائر کی امام علیہ السلام کے بارے شناخت اور معرفت، اُن کی سیرت سے اور اُن کے خزانہ علم و دانش سے بہرہ مند ہونا سے تعلق رکھتا ہے، تا کہ معرفت کے میدان میں امام کے ہم صدا و ہمراہ ہو کر اُن کی دانش سے فیضیاب ہو جائے ۔ اور زائر اپنی توانائی اور ظرفیت کے لحاظ سے رشد و کمال، تقویٰ و قربِ خداوندی کے راستے میں قدم رکھتے ہُوئے سلامتی اور نیکی سے پُرنشیب و فراز دنیوی راستہ طے کرے ۔

کسی کا نام رکھنا ، وہ نوع ہے جو کہ افراد اور اشیاء کی حقیقت اور تشخص کو ظاہر کرتا ہے، قرآن مجید کی نصیحتیں اور سیرت نبوی یہ سیکھاتی ہیں کہ لوگوں کو ناپسندیدہ اور بُرے القاب سے پکارنا جو کہ اُن کی شان

اور مقام میں نہیں، منع کیا گیا ہے (۱)

خداوند سبحان ''اسماء الحسنیٰ'' کا مالک ہے ، لہٰذا لازم ہے اُسے اُنہیں ناموں سے پکارا جائے (۲) اور ہر اُس صفت و لقب، اعتقاد و کلام سے جو خداوند متعال کے لائق نہیں اُن سے پاک و منزّہ جاننا چاہیے (۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ درست اور مناسب نام رکھنے کو بہت اہمیت دیتے تھے اگر کسی شخص یا گروہ کا بُرا نام، جو کہ موجب تحقیر اور پست شمار ہوتا یا اُس نام کو فساد پھیلانے یا خرافات کا باعث دیکھتے، تو فوراً اُن کو نیک و خوبصورت نام میں تبدیل کر دیتے تھے (۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ، نومولود بچوں کے انتخاب نام جو نیک اور مناسب ہوں، والدین کیلئے اولین اور ضروری وظائف جانتے تھے (۵) ''علیؑ'' شیعوں کے آٹھویں امام کا نام ہے جو ائمہ اہل بیت علیہم السلام میں آنحضرت کی عالی مرتبہ ، بلند و اعلیٰ مقام برتری و فرازمندی کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ اور ''ابوالحسن'' آپؑ

۱۔﴿لاتنابزوا بالالقاب﴾ حجرات (۴۹):۱۱۔

۲۔اعراف (۷):۱۸۰۔اسراء (۱۷)۱۱۰۔طہ (۲۰)۸۔حشر (۵۹)۲۴۔

۳۔﴿سبح اسم ربک لاعلی﴾ اعلیٰ (۸۷):۱، رجوع کریں: طباطبائی ۔ سید محمد حسین ، المیزان، اِسی آیت کے ذیل میں: صافات (۳۷):۱۵۹و.....۴۔(ابن ضریس، محمد بن ایوب، فضائل القرآن، ص۳۱؛ جعفریان، ص۱۲۲۔۲۳۸) ۵۔ محمدی ری شہری، محمد، میزان الحکمۃ ، ج۴، ص۳۶۷۹

کی کنیت (۱) ہے جو کہ ناظر ہے کہ آپؑ خوش روئی، نیکوکاری، خیرخواہی دلربائی ودلنشینی کردار وگفتار میں جو کہ مکمل پسندیدہ اور شائستہ امام ہے کہ زبردست مہارت کے ساتھ، بلند کردار وشائستگی، جو آپؑ میں پائی جاتی ہے، یہ سب اُمورِ زندگی کی اصلاح میں تاکید رکھنے والے لقب ہیں۔

جو روایات وزیارات میں حضرت ثامن **الحجج علیه السلام** کی صفات اور القاب (۲) کے بارے میں بیان کئے گئے ہیں، ہر ایک آپؑ کے علم وعمل کا ظہور ونشانی اور یقین ومراد الٰہی امام ہے اور امام کے اُس معنوی اور اجتماعی مقام کا ناظر بھی، اور آپؑ کی اخلاقی خصوصیات کردار اور رفتار کی انتہائی وسعتوں کو بھی بیان کرتا ہے ۔

امام رضا علیہ السلام کے القاب چاہے مشہور ہوں یا غیر مشہور ، وہ ترانوے (۹۳) شمار کئے گئے ہیں۔ آنحضرت علیہ السلام کے غیر مشہور القاب کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔عربی زبان میں کنیت کو عموماً ''ابو'' یا ''ابی'' یا ''ابا'' یا ''ام'' کو دوسرے نام سے اضافہ کرکے بنایا جاتا ہے عام طور پر یہ شخص کی عظیم وتکریم کی خاطر کام میں لایا جاتا ہے کنیت گرچہ دنیا میں آنے والے پہلے بیٹے سے پیوست ہے لیکن زیادہ تر یہ امیدوں، آرزوؤں اور خصوصی عادتوں اور کسی کے مہم واقعات کی علامت ہے (شیمل آنہ ماری، نام ھائے اسلامی ص ۱۳-۱۹)

۲۔لقب وہ نام ہے جو عام طور پر عمر، شغل، اور ظاہری حالت، ومعاشرتی اہمیت کو دیکھ کر کسی فرد کو دیا جاتا ہے۔ یعنی لقب کو افراد کے نام کے ساتھ اضافہ کرتے ہیں یا نام کی بجائے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ لقب اعزازی طور پر بھی دیا جاتا ہے یا کسی کی شخصیت کے مطابق بھی دیا جاتا ہے۔ (شیمل آنہ ماری، نام ھائے اسلامی، ص ۲۶-۲۷)

ایک وہ حصّہ ہے جس میں تمام معصومین علیہم السلام کے القاب مشترک ہیں۔ دوسرا حصّہ اُن القاب کا ہے جو کہ خاص امام رضا علیہ السلام کیلئے ہیں ۔ اِس تحریر میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ہر لقب کا وجہ تسمیہ روشن کیا جائے اگر چہ ایسے موارد بھی ہیں ، جو مؤلف کی کم دانش پر حمل کئے جائیں۔ پھر بھی فارسی زبان میں اِن القاب کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اُمید رکھتا ہوں کہ یہ تحقیق وکاوش زائرین کی توجہ کا مرکز بنے گی اور ہمارے آقا و مولا امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی خوشنودی کا بھی موجب بنے گی۔

آخر میں مدیر عامل محترم اسلامی تحقیقات فاؤنڈیشن جناب حجۃ الاسلام والمسلمین آقای علی اکبر الٰہی خراسانی اور استادعزیزم آقای ڈاکٹر محمد علی لسانی فشارکی بے دریغ حمایت و راہنمائی کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں

﴿ربنا علیک توکّلنا والیک اَنبنا والیک المصیر. ربنا لاتجعلنا فتنةً للذین کفروا واغفرلنا ربنا اِنّک انت العزیز الحکیم﴾

محسن رجبی قدسی

اسلامیک ریسرچ فاؤنڈیشن آستان قدس رضوی

مشہد مقدس

ذی قعدہ ۱۴۳۱ ہجری قمری = آبان ۱۳۸۹ ہجری شمسی

باب اول

امام رضا علیہ السلام کے مشہور القاب

۱. ثامن الائمه (امام ثامن (۱) یا امام ہشتم (۲)) : امام رضا علیہ السلام، آئمہ اطہار علیہم السلام میں آٹھویں امام ہیں۔ آپؑ اپنے والد گرامی امام موسی بن جعفر علیہما السلام کے بعد قرآن مجید کے روشن ھدف اصول دین و سیرہ نبوی کی پاسداری کے لئے اُمتِ اسلامی پر ولایت و امامت کے عہدہ دار بنے (۳)

۲. رضا : امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کا رائج ترین اور مشہور ترین لقب رضا ہے؛ اِس معنی میں کہ امامؑ نے تقدیر اور تدبیر الٰہی کو ہر پل خوشی خوشی قبول کیا۔ آپؑ ہمیشہ وہ کام جو موجب رضائے خداوند بنتے تھے اُسے انجام دیتے تھے۔ اسی خاطر آنحضرت کے دوسرے القاب جیسے ''الرَّضی''، ''الرَّاضی باللہ'' و ''الراضی بالقدرِ وقضاء''

۱۔ ابن روز بہان خنجی، فضل اللہ، مہمان نامہ بخارا، ص ۳۳۶۔

۲۔ وہی، وسیلۃ الخادم الی المخدوم در شرح صلوات چہاردہ معصوم، ص ۲۱۱۔

۳۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۱ ص ۳۸۔۶۲؛ کلینی، محمد بن یعقوب، الاصول من الکافی، ج ۱ ص ۲۰۵۔۲۱۳ و ۳۱۱۔۳۱۹۔: ابن روز بہان خنجی، وسیلۃ الخادم الی المخدوم، ص ۳۰۔۳۱ و ۲۱۱

اس معنی کی تائید کرتی ہے (۱) تاریخی گذارشات کی بنیاد پر، مامون عباسی (اُسکی حکومت ۱۹۸۔۲۱۸ قمری) نے جب امامؑ پر ولایتعہدی کے منصب کو ماہ رمضان ۲۰۱ قمری میں مسلط کیا تو اُس وقت آپکو الرّضا کے لقب سے ملقّب فرمایا اور آپؑکے نام کا سکّہ شائع کیا (۲) اُن سکّوں پر امام کا نام اِس طرح (الامیر الرضا و لیعهد المسلمین علی بن موسیٰ) ضرب شدہ تھا (۳) مامون نے اِس لقب کو اِس شعار الرضا من آل محمد سے لیا تھا کہ ظاہراً پہلی بار مختار ثقفی (۶۷ قمری) نے کوفہ میں عبداللہ بن زبیر کے خلاف جناب محمد حنیفہ فرزند امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کی طرف دعوت اور حمایت میں اِس لقب کا نعرہ لگایا تھا اور جناب محمد بن حنفیہ کو ''الرضا'' اور ''مہدی'' کا نام دیا تھا (۴) ''الرضا من آل محمد '' کی اصطلاح تحریک کے رہبر کے نام کو پوشیدہ رکھنے تا کہ اِن کے جان و مال کی حفاظت کی جا سکے

۱۔اربلی۔علی بن عیسیٰ، کشف الغمّۃ، ج ۳، ص ۷۱؛ سپہر، عباسقلی خان، ناسخ التواریخ، ج ۱، ص ۲۵؛ ابن روز بهان خنجی، وسیله الخادم الی المخدوم، ص ۴۵؛ انھوں نے ایک قصیدہ امام رضا علیہ السلام کی منقبت میں بھی کہا ہے (ص ۲۳۱)

امام روضہ رضوان علی بن موسیٰ   رضا و مرضی و مرتضای زمن

۲۔تاریخ الطبری، ج ۷، ص ۱۳۹؛ اصفہانی، ابوالفرج، مقاتل الطالبیین، ص ۳۷۶؛ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۳۳۰۔۳۳۱؛ شیخ مفید، الارشاد، ج ۲، ص ۳۶۶۔۳۶۹؛ تاریخ ابن خلدون، ج ۳، ص ۲۴۷، اربلی، کشف الغمّۃ، ج ۳، ص ۱۷۶؛ ابن روز بہان خنجی وسیلۃ الخادم الی المخدوم، ص ۲۲۵۔۲۲۶

۳۔سرافراز، علی اکبر، وآورزمانی، فریدون، سکّہ ھای ایران از آغاز تا دوران زندیہ، ص ۱۷۲۔۱۷۳۔

۴۔ابن عساکر، علی بن حسن، تاریخ دمشق، ج ۵۸، ص ۲۳۷۔

اور یہ کہ خلافت لازمی طور پر خاندان رسولؐ اللہ میں رہے، وجود میں آیا تھا۔

زید بن علی بن الحسین (سال شہادت ۱۲۲ قمری)(۱) اور عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب (۲) شہر کوفہ میں، عباسیوں نے خراسان اور کوفہ میں بھی ''الرضا من آل محمد'' نعرے سے لوگوں کو اپنی طرف جذب کرنے اور امویوں کے خلاف انقلاب برپا کرنے کیلئے استفادہ کیا تھا(۳)

عباسیوں نے اسی آل محمد کے نعرے سے جب امویوں پر۱۳۲ہجری قمری میں غلبہ پالیا، تو اس کے بہت سالوں بعد ۱۶۹ قمری ۲۰۱قمری کے درمیان علویوں اور زیدیوں نے عباسیوں کے خلاف اسی نعرے ''الرضا من آل محمد'' کو بلند کیا تا کہ عباسیوں کے ظلم وستم کو نابود اور عدل وانصاف کو قائم کیا جائے۔ اِس جدوجہد میں سرفہرست ابوعبداللہ حسین بن علی بن حسن مثلث امام حسن مجتبیٰ کی اولاد میں سے تھے۔

عباسیوں کے خلیفہ ہادی کے خلاف ۱۶۹قمری ہجری میں جدوجہد کی اور مکہ کے نزدیک فخ نامی مقام پر مارے گئے اور ''شہید فخ'' کے نام

۵۱۷؛ شیخ مفید، الارشاد ج۲، ص۱۷۲۔

۲۔ابوالفرج اصفہانی، مقاتل الطالبیین، ص۱۱۱۔۱۱۵؛ تاریخ ابن خلدون، ج۳، ص۱۲۲۔

۳۔اخبار الدولہ العباسیہ، ص۱۹۴۔۲۰۴ و ۳۸۹؛ تاریخ الطبری، ج ۶، ص۲۶ و ۵۴۔

سے معروف ومشہور ہوئے ۔ اُنکے بعد امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے ایک اور اولاد میں سے ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم جوکہ ابن طباطبا کے نام سے مشہور ہوئے، محمد بن محمد بن زید کوفہ میں (۱)، حسن ہرش مصر میں (۲) بصرہ میں زید بن موسیٰ بن جعفر جو ''زید النار'' کے نام سے مشہور ہوئے اور وہ امام رضا علیہ السلام کے بھائی تھے(۳) محمد بن جعفر صادق امام رضا علیہ السلام کے چچا تھے وہ مکہ میں (۴) ، محمد بن سلیمان بن داؤد جو امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے وہ مدائن میں حسین بن حسن افطس جو امام سجاد علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے وہ مکہ اور مدینہ میں، ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر صادق یہ یمن میں، اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر یہ فارس میں ، یہ دونوں امام رضا علیہ السلام کے بھائیوں میں سے تھے۔ اور واسط میں محمد بن حسن جو''سلق'' کے نام سے معروف تھے عباسیوں کے ظلم وستم کے خلاف حق اور عدالت کے قیام کیلئے جدوجہد کر رہے تھے (۵) ان سب حضرات کی جدوجہد جو نیک مقصد کیلئے تھی، کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

بہت سی جگہوں میں بدامنی پیدا ہوئی، بے خطا لوگ مارے گئے اور عوام کے مال ومتاع کو لوٹ لیا گیا

۱۔ابوالفرج اصفہانی، مقاتل الطالبیین ،ص ۳۴۸

۲۔تاریخ الطبری، ج ۷،ص ۱۱۶۔۱۱۸۔۳۔شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۲ ،ص ۵۶۴۔۵۷۲۔۴۔تاریخ الطبری، ج ۲،ص ۱۲۵۔۱۲۸ ۔ ۵۔اللہ اکبری، محمد ،''بررسی تاریخی۔روایی چگونگی ملقب شدن امام ہشتم بہ رضا'' نامہ تاریخپژوہان، شمارہ ۱۳،ص ۱۸۔۱۹

بہت سی جگہوں میں بدامنی پیدا ہوئی، بے خطا لوگ مارے گئے اور عوام کے مال ومتاع کو لوٹ لیا گیا ۔امام رضا علیہ السلام ان اقدامات سے بہت ہی ناراض تھے اوران واقعات کو لوگوں کی صلاح میں نہیں جانتے تھے(۱) علویوں، زیدیوں کے علاوہ اور دوسرے لوگوں نے بھی عالم اسلام کے مختلف علاقوں میں، خلافتِ عباسی کے خلاف شورشیں بپا کر رکھی تھیں(۲)۔اس طرح کے پرآشوب ماحول میں مامون عباسی نے امام رضا علیہ السلام کو خراسان بلوایا اور ولایت عہدی کے منصب کو آپؑ پر مسلط کیا''الرضا'' کے لقب کو امام رضا علیہ السلام کیلئے منتخب کیا تا کہ لوگوں کو باور کرایا جا سکے کہ خلافت کے لئے اُس شخص کا انتخاب کیا گیا ہے جو آل محمد علیہم السلام میں سے ہیں،اور عوام بھی اُنہیں محبوب رکھتے ہیں۔اس لقب اور ولایت عہدی کے وسیلے سے مامون یہ چاہتا تھا کہ اپنے سیاسی مقاصد کی تکمیل کر سکے اور حکومت کے خلاف جو شورشیں بپا ہوئی ہیں اُنکو خاموش کرا سکے،علویوں،زیدیوں وغیرہ پر تسلط حاصل کر سکے کیونکہ امام رضا علیہ السلام کو ولی عہد بنانے کی وجہ سے جدوجہد کرنے والوں کیلئے کوئی دلیل باقی نہیں رہتی کہ وہ''الرضا من آل محمدؐ'' کا نعرہ لگا کر لوگوں کو حکومت کے خلاف انقلاب کی دعوت دی جا سکے۔

۱۔شیخ صدوق،عیون اخبار الرضا،ج۲،ص۵۶۴۔۵۷۲ و ۳۶۳۔۳۶۵

۲۔ابن واضح،تاریخ الیعقوبی،ج۲ ،ص۴۴۵

پس اب مامون عباسی کی حکومت کو وہ سب قانونی جانیں (۱) ۔ خط بعدی دعبل خزاعی (متوفی ۲۴۶ ہجری قمری) اپنے شعر میں اِس بارے میں کہتے ہیں ۔ **اَیا عجبا منهم یُسمونک الرضا**

و تَلقاک منهم کَلحة وغُصونُ

یعنی عجب ہے اُن لوگوں پر جو آپ کو ''الرضا'' کا نام دیتے ہیں، مگر اس کے باوجود اُن کی جانب سے آپ کو غموں اور سختیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے (۲)

محمد اللہ اکبری نے ایک مقالہ ''بررسی تاریخی۔روایی چگونگی ملقب شدن امام ہشتم ''الرضا'' کے عنوان سے تحریر کیا ہے ۔ اس کی بنیاد ''رضیٰ'' اور اس جیسے الفاظ جو تاریخی کتابوں کے متون میں ۳۶ قمری سے لیکر ۲۲۰ ہجری قمری یقینی طور پر موجود تھے کہ الرضا کے لفظ کو مسلمانوں اختلاف کے وقت مشکلات واختلافات کو دُور کرنے کیلئے منتخب اور برگزیدہ شخص سے رجوع کرتے اور اُمت کے اہل حل وعقد کی اکثریت اس منتخب و برگزیدہ فرد کی داوری کو قبول کیا کرتے (۳) مگر ہم

۱۔عاملی، جعفر مرتضیٰ، حیاۃ الامام الرضا علیہ السلام، ص۲۳۴؛ ناجی، محمد رضا، امام رضا علیہ السلام، ص۳۳۔۳۶

۲۔ابوالفرج اصفہانی، مقاتل الطالبیین، ص۳۸۰؛ دیوان دعبل، ص۱۷۰

۳۔نامہ تاریخ پژوہان، شمارہ ۱۳، ص۶

شیخ صدوق (متوفی ۳۸۱ ق)(۱) دو روایتوں کی اساس پر جو "عیون اخبار الرضا" میں تحریر کیا گیا ہے کہ امام رضا علیہ السلام کو لقب "رضا" ولایت عہدی کی بنا پر نہیں ملا۔

احمد بن محمد بزنطی امام جواد علیہ السلام سے عرض کرتے ہیں؛ آپؑ کے مخالفوں میں سے ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ جب مامون عباسی نے آپؑ کے والد محترم کو اپنا ولی عہد منتخب کیا، تو اُن کو رضا کے لقب سے نوازا؟ امام جواد علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم وہ جھوٹ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آنخضرت کو رضا کا لقب دیا ہے، وہ مرضی خدا آسمانوں میں، اور مرضی رسول خداؐ و آئمہ علیہم السلام زمین پر تھے۔

بزنطی نے استفسار کیا؛ مگر آپ کے بزرگ مرضی خدا و رسول اور آئمہ علیہم السلام نہیں تھے؟

آپؑ نے فرمایا: کیوں نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر کیوں فقط آپؑ کے والد بزرگوار کو رضا کا لقب دیا گیا ہے؟

۱۔ محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی ملقب بہ شیخ صدوق جو امامیہ کے بزرگ محدّث وفقیہ ہیں۔ آپ کے حدیثی آثار کافی ہیں جن میں عیون اخبار الرضا، الخصال، علل الشرائع، الامالی، التوحید، ثواب الاعمال وعقاب الاعمال نامی احادیث کی کتابیں ہیں۔ ان کتابوں میں شیعہ احادیث کے ساتھ ساتھ اہل سنت کی برگزیدہ احادیث کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ابن بابویہ اکثر دوسرے مکاتب امامیہ کی طرح، اہل سنت اور ناصبیوں میں فرق رکھتے تھے۔ سنی اساتید اور مشائخ کو نیکی سے یاد کیا کرتے تھے (پاکتچی، احمد "ابن بابویہ" دائرہ المعارف بزرگ اسلامی، ج ۳، ص ۶۲۔۶۶)

آپؑ نے فرمایا: کیونکہ آپؑ وہ تنہا شخص ہیں جو کہ موافقوں اور مخالفوں کے درمیان تسلیم کئے گئے (۱)

سلیمان حفص مَروَزی بھی کہتے ہیں : امام کاظم علیہ السلام اپنے فرزندوں میں علیؑ کو رضا پکارتے تھے اور فرماتے تھے: میرے بیٹے رضا کو صدا دیں یا اپنے بیٹے رضا سے میں نے یہ کہا ہے، یا میرے بیٹے رضا نے مجھے یہ کہا ہے (۲)

محمد اللہ اکبری رجال سند کی تحقیق کے بعد ان دو روایتوں پر اس طرح سے خیال کرتے ہیں: اگر یہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ لقب رضا آپؑ کے لئے درست ہے تو امام جواد کے کلام میں بھی آنا چاہئے تھا، اسکے علاوہ ناقل کے موثق ہونے پر دلیل کہ جو پہلی روایت بزنطی نے نقل کی ہے قواعد دانش رجال و تحلیل تاریخی معیار کے مطابق قبول کرنا، بہت ہی مشکلات کا باعث ہے۔

۔۱۔ شیخ صدوق، عیوان اخبار الرضا ، ج ۱، ص ۲۴۔۲۵؛ اِسی کے ساتھ قیاس کریں: نیز یہ ہی کتاب، ج ۲، ص ۳۷۷۔۳۸۰

۲۔ حدثنا علی بن احمد بن محمد بن عمران الدقاق رضی اللہ عنہ قال: حدثنا محمد بن ابی عبداللہ الکوفی عن سہل زیاد الادمی عن عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی عن سلیمان بن حفص المروزی قال:
کان موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام لیسمی ولدہ علیاً علیہ السلام الرضا وکان یقول: ادعوا الی ولدی الرضا، وقلت لولدی الرضا، وقال لی ولدی الرضا، واذا خاطبہ قال: یا ابا الحسن (وہی، جلد ۱، ص ۲۵۔۲۶؛ شیخ مفید کی کتاب، الارشاد، ص ۵۹۱۔۵۹۵، کے ساتھ تقابل فرمائیں)

دوسری روایت کو بھی اسی دلیل ۔۔۔ سہل بن زیاد آدمی کا ضعیف، انکا نام (بزنطی) کے ساتھ مشترک بعض حدیث کے راویوں کا مجہول ہونا اسی خاطر ہم قبول نہیں کر سکتے!

اِسی بناپر، اِسی توجہ کے ساتھ کہ بنی عباس کی جانب ولی عہد یا خلیفہ کیلئے خصوصی لقب کا انتخاب کیا جاتا (۱) اگر لقب ''الرضا'' امام ہشتم کی ولی عہدی سے پہلے موجود تھا تو مامون کی حکومت کے عہد یدار اِسی راہ و رسم کی بناپر امام رضاؑ کیلئے ایک نیا لقب انتخاب کرتے، اور اُس لقب کو نماز جمعہ کے خطبہ میں یاد کرتے اور سکّوں پر اُس لقب کا نقش بناتے ۔لیکن تاریخی مجموعے، قرینے اور شواہد پر توجہ دینے سے گمان یہ ہی ہوتا ہے کہ مامون عباسی نے امام کیلئے یہ لقب منتخب کیا ہے۔ اِن دو روایتوں کو بھی صحیح جانتے ہوئے یہ باور کریں کہ یہ لقب پہلے سے موجود تھا لیکن خلیفہ مامون کے زمانے میں اِس لقب نے شہرت پائی (۲)

۳. رؤف: زیارت امام رضا علیہ السلام میں امام جواد علیہ السلام سے منسوب ہے اِس میں آیا ہے ''**السلام علٰی الامام الرؤف**'' (۳) یعنی اے امامِ مہربان و دلسوز، محبت دینے والے اور خیر خواہ آپؑ پر سلام ہو۔

۔۱۔ نامہ تاریخ پژوہان، شمارہ ۱۳، ص ۲۲

۔۲۔ نیز، ص ۲۰

۔۳۔ مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، ج ۹۹، ص ۵۵۔

۔۴۔ضامن آھو: امام رضا علیہ السلام کے اِس لقب کو، احادیث اور تاریخی کتابوں میں کسی نے بھی ذکر نہیں کیا، لیکن بعض منابع میں اس لقب کو ’’ضمین‘‘ (۱) ’’ضامن‘‘ (۲) اور ’’ضامن الامۃ‘‘ (۳) کے عناوین سے امام رضا علیہ السلام کی جانب اشارۃً ذکر کیا گیا ہے ۔ اِس مذکورہ حوالے کے باوجود، بہت سے ایرانی ، امام رضا علیہ السلام کو ’’ضامن آہو‘‘ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

برّصغیر پاک و ہند میں، امام رضا علیہ السلام کو ’’امام ضامن‘‘ کے معروف و مشہور لقب سے یاد کیا جاتا ہے (۴)

صوبہ خوزستان ایران کے شہر شوشتر میں امام ضامن کے نام سے دو بقعے موجود ہیں (۵) امام رضا علیہ السلام کو ضامن آہو کے لقب سے یاد کرنے کے بارے میں مختلف داستانیں دھرائی جاتی ہیں ۔بعض داستانوں کے ماخذ ذیل کی شرح میں مذکور ہیں:

۔۱۔ دیوان دعبل، ص ۱۷۸

بک العلم والتقوی بک الحلم و الحجیٰ

بک الدین و الدنیا وانک ضمین

۔۲۔ دلائل امامہ، ص ۱۸۳۔ ابن روز بہان خنجی، مہمان نامہ بخارا، ص ۳۳۶

۔۳۔ سپہر، عباس قلی خان، ناسخ التواریخ، ج ۱، ص ۲۵

۔۴۔ ضابط، حیدر رضا، تجلّی عشق رضوی در شبہ قارہ ہند، ص ۵۷

۔۵۔ عرفان منش، جلیل، جغرافیای تاریخی ہجرت امام رضا از مدینہ بہ مرو، ص ۵۸

(الف): شیخ صدوق (متوفی ۳۸۱ ہجری قمری) دو واسطوں سے ابو منصور عبد الرزاق طوسی (متوفی ۳۵۰ ہجری قمری (۱) سے نقل کرتے ہیں: جوانی کے ایام میں، میں نے اہل مشھد (الرضا) کو بہت ستایا زائرین کے راستے میں جا کر اُن کا مال و متاع لوٹ لیتا تھا۔ ایک دن شکار کی غرض سے گھر سے نکلا اور اپنے تازی (شکاری کتا) کو ایک ہرن کے پیچھے چھوڑ دیا؛ ہرن یہ دیکھ کر بھاگا اور حضرت رضا علیہ السلام کے روضہ مقدس کے پاس دیوار کے نزدیک جا کر رکا، پناہ حاصل کی اور وہیں پَر جا کر کھڑا ہو گیا؛ شکاری کتا بھی اُس ہرن کے نزدیک جا کر رک گیا اور اُس پر حملہ آور نہیں ہوا۔ بہت کوشش کی کہ شکاری کتا اُس پر حملہ کرے مگر میں اُس ہرن پر حملہ کرانے میں نا کام رہا؛ جیسے ہی ہرن اُس دیوار سے دُور ہُوا، تو شکاری کتا پھر حملہ کرنے کی غرض سے اُسکی طرف دوڑا یہ دیکھ کر ہرن ایک تنگ راستے سے مزار مقدس کی دیوار کی طرف چلا گیا۔ اب میں بھی اُسی مکان میں داخل ہُوا اور وہاں ایک شخص ابو نصر مقری نامی سے پوچھا: ایک ہرن اِس جگہ وارد ہُوا تھا کہاں گیا؟

ا۔ دورۂ ساسانی میں خراسان کے مشہور سپہ سالار اور حاکم طوس؛ ۳۴۶ قمری میں اُن کے فرمان پر اُس کے وزیر ابو منصور معمری کو قبل از اسلام ایران کے روایات و اخبار کی جمع آوری کیلئے مامور کیا گیا۔ اُس نے اِسی بنا پر ''شاہنامہ ابو منصوری'' کو ترتیب دے کر اُس کی نشر و اشاعت کی، مگر اب اس کا مقدمہ فقط اب محفوظ ہے۔
دقیقی اس کتاب کا منظوم ترجمہ کرنے کی کوشش کی، مگر نا کام رہا اور یہ کتاب ہی اہم ترین ماخذ تھی کہ فردوسی نے اِسی اساس پر اپنے شاہنامہ کو ضبط تحریر کیا (خطیبی، ابوالفضل، ''ابو منصور محمد بن عبد الرزاق'' دائرہ المعارف بزرگ اسلامی، ج ۶، ص ۲۹۰۔۲۹۳)

اُس نے کہا میں نے تو نہیں دیکھا۔ میں اُس راستے، جس راستے میں ہرن داخل ہُوا تھا، وارد ہُوا مگر وہاں پر صرف اُس کی مینگنیں موجود تھیں اور ہرن کے بول کا اثر تھا۔ کسی چیز کو وہاں پر نہیں دیکھا۔ اِس کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا اور نذر کی کی اب کسی زوار کو کوئی آزار نہیں پہنچاؤں گا بلکہ جہاں تک ہو سکے اُن کی مدد بھی کیا کروں گا۔ اُس وقت سے، جب بھی کوئی مشکل کام پیش آتا یا کسی دُشواری سے پریشان ہوتا تو اِس مقدس روضے میں آ کر پناہ حاصل کر لیتا زیارت کرتا، اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت چاہتا، تو اللہ تعالیٰ میری حاجت کو پوری کر دیتا.....اور یہ سب اب اِس روضہ مقدس کی برکت سے ہے (۱)

(ب) : ابن شہر آشوب (متوفی ۵۸۸ ہجری قمری) (۲) مناقب آل ابی طالب میں تحریر کرتے ہیں : جس وقت امام رضا علیہ السلام نیشابور کے محلے ''فوزا'' یا '' فز'' (۳) میں وارد ہوئے تو آپ علیہ السلام نے دُستور دیا ایک حمام بنایا جائے اور قنات کو کھودا جائے اور اِس جگہ سے بلند تر جگہ پر پانی کا حوض بنایا جائے ۔

۔۱۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۱۰۷۔۲۰۷

۲۔ ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب مازندرانی، مفسّر، محدّث، ادیب فقیہ امامیہ ہیں، ''مناقب آل ابی طالب'' آپ کی مشہور ترین کتاب ہے۔۵۵۳ قمری میں بغداد میں تالیف کی گئی۔ اس کتاب مناقب۔۔۔ کے مقدمے میں تحریر ہے، مناقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کتاب کا آغاز کیا پھر آئمہ علیہم السلام کے اذکار سے اور صحابہ اور تابعین کی یاد سے اس کتاب کا اختتام کیا گیا ہے، مگر موجودہ نُسخ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے ذکر کو اس کتاب کے خاتمہ میں کیا گیا ہے (پاکتچی، احمد، ''ابن شہر آشوب'' دائرہ المعارف بزرگ اسلامی، ج ۴، ص ۹۰۔۹۲)

۔۳۔ حاکم نیشابوری، تاریخ نیشابور، ص ۲۰۱ و ۲۷۸

امام علیہ السلام نے اُس حوض کے پانی سے غسل کیا اور پھر اُس جگہ پر نماز پڑھی ، اِسکے بعد یہ عمل سنت بن گیا ہے اِس کے بعد اس مقام کو گرمابہ رضا، آب رضا اور حوض کاہلان کے نام سے پہچانا جانے لگا....

اس کے بعد ابن شہر آشوب بہت ہی مختصر انداز میں تحریر کرتے: '' و رُوِیَ اَنّه اِتَته ظبية فلاذت به ''، یعنی روایت کی گئی ہے: مادہ ہرن حوض کے پاس امام رضا علیہ السلام کی پناہ میں داخل ہوئی ۔ البتہ اِس واقعہ کی شہادت ابن حماد کے دو بیت شعر سے بھی حاصل ہے جو ابن شہر آشوب نے بیان کیا ہے، اُس میں ذکر ہے : مادہ ہرن امام رضا علیہ السلام کی پناہ میں داخل ہوئی:

الذی لاذت به الظبية و القوم جلوس

مَن ابوه المرتضیٰ یزکو و یعلو و یروس

یعنی وہ ایک گروہ کے آگے بیٹھے ہوئے تھے کہ اُس گھڑی ایک مادہ ہرن نے آپؑ سے پناہ حاصل کی ۔ اُن کے والد محترم علی مرتضیٰؑ ہیں جو ہمیشہ آگے آگے رہنے والے اور بلندی و کمال کے رتبہ پر فائز ہیں (۱)

(ج) بسطامی (متوفی ۱۳۰۹ قمری) کتاب ''فردوس التواریخ''، میں تحریر کرتے ہیں : بعض کتبِ تواریخ میں نقل کیا ہے کہ سلطان سنجر (سلجوقی، اُس کی حکومت ۴۹۰ـ۵۵۲ ہجری قمری)

۱۔ ابن شہر آشوب، مناقب آل ابی طالب ج ۴، ص ۳۷۷

یا اُسکے وزیر کیلئے آیا ہے کیونکہ وسیلۃ الرضوان **(فی کرامات سلطان خراسان فیما ظهر بعد دفنه)** (۱) میں تحریر ہے۔ایک سلطان زادہ دق کی بیماری کی بنا پر بہت پریشان تھا، اُس وقت کے اطباء نے اُسکے علاج کیلئے شکار وتفریح کا مشورہ دیا ۔ پس ایک دن وہ پریشان حال جوان اپنے غلاموں کے ہمراہ تفریح اور شکار کیلئے نکلا۔ایک ہرن پر کمند پھینکی اور وہ ہرن وہاں سے بھاگ نکلا۔سلطان زادے نے اُس ہرن کا تعاقب کیا ، وہ ہرن بھی ادھر اُدھر پھلانگتا ہُوا ، راہِ فرار کو اختیار کیا سلطان زادے نے بھی اُس کا پیچھا نہ چھوڑا،وہ حیوان طوس کے بیابان کی جانب بھاگتا رہا آخر اُس نے محسوس کیا کہ اب بھاگنا فضول ہے اب اُس نے بقعہ مبارک مرقد منوّر امام الانس والجان حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کا رُخ کیا اور خود کو اُس مکان ''**مَن دخله کان اٰمناً**''(۲) میں پہنچا دیا۔

سلطان زادہ اُس ہرن کے پیچھے وہاں پہنچ گیا۔ بہت کوشش کی کہ آلات شکار کے ساتھ اُس ہرن کو پکڑ لے مگر بالکل بے حاصل رہا۔اُن کے گھوڑوں میں بھی یہ جرأت پیدا نہ ہوسکی کہ اس مکان میں داخل ہو جائیں۔سلطان زادے نے حیرانی سے سوچا کہ شاید اِس مرقد میں کوئی اسرار ہو کہ بعض جانور تو اِس مکان میں پناہ حاصل کرتے ہیں

۱۔ تالیف شمس الدین محمد بن بدیع رضوی در ۱۱۳۶ قمری (آقا بزرگ تہرانی، الذریعۃ ،ج ۲۵،ص ۷۷) ۲۔ سورہ آل عمران کی آیت ۹۷ کی طرف اشارہ ہے

اور بعض حیوانات اِس مکان میں داخل ہونے کی جرأت بھی نہیں کرتے؛ اپنے غلاموں سے کہا گھوڑوں سے اُتر پڑو، تاکہ ہم اِس بقعہ مقدس میں اَدب واحترام سے داخل ہوسکیں ۔ غلاموں نے سلطان زادے کا حکم مانا اور بہت ہی احترام سے بقعہ عرش نما میں داخل ہو گئے سلطان زادے نے اِس مرقد شریف کا بہت احترام کیا ، اپنے درد کی شفاء اِس صاحب قبر سے چاہی اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں بہت آہ و زاری کی اللہ تعالیٰ نے اِس صاحب قبر کی برکت سے سلطان زادے کو اُس کے مرض کی شفاء دے دی اور اُس کی بیماری کو بالکل دُور کر دیا اور سلطان زادہ مکمل صحت منداور خوشحال ہو گیا(۱)

(د): آقابزرگ تہرانی (متوفی ۱۳۴۸شمسی)(۲) کتاب ''الذریعہ الی تصانیف الشیعہ'' میں امام رضا علیہ السلام کے معجزے کے عنوان سے فارسی زبان میں ''ضامن آہو'' کے نام سے ایک قصیدے کو یاد کرتے ہیں اور اُس قصیدہ کو شیخ موسی بن محمد علی حائری خراسانی نے ''شوقی'' تخلص کے نام سے کہا ہے

۱۔ بسطامی، نوروزعلی، فردوس التواریخ، ص ۲۱۔۲۲، نیز یہی کچھ: سپہر، عباس قلی خان، ناسخ التواریخ، ج ۱۴، ص ۳۱۳۔

۲۔ فقیہ وکتاب شناس امامیہ؛ ''الذریعہ'' عظیم ترین دائرہ المعارف کتاب شناسی شیعی ان کی اہم ترین ان کی تالیف ہے ؛ انھوں نے مختلف مذاہب کے بہت سے محدّثین سے نقل حدیث کے اجازہ حاصل کئے تھے، از جملہ ان میں شیخ محمد علی ازہری مالکی جو کہ مسجد الحرام کے اساتذہ کے رئیس تھے، شیخ عبدالوہاب شافعی (امام جماعت مسجد الحرام) ، شیخ عبدالرحمٰن علیش حنفی (مدرس الازہر) (موسوی بجنوردی، کاظم، ''آقابزرگ تہرانی'' ، دائرہ المعارف بزرگ اسلامی، ج ۱، ص ۴۵۵)

اور جو ایران میں شائع ہُوا ہے (۱)

(ھ) عبدالرفیع حقیقت ''تاریخ سمنان'' میں ایک منزل گاہ، گاؤں ''آہوان'' کا وجہ تسمیہ کا ذکر تحریر کرتے ہیں۔ یہ مقام شہر سمنان سے سات فرسنگ کے فاصلے ، خراسان جانے والے راستے پر واقع ہے۔

اِس گاؤں کے متعلق تحریر کرتے ہیں : سمنان کے لوگوں میں یہ داستان مشہور ہے کہ امام رضا علیہ السلام مدینہ سے مرو کی جانب سفر کرتے ہوئے مذکورہ بالا منزل پر رکے تھے (۲)۔ یہاں پر امام رضا علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک شکاری نے مادہ ہرن کو پکڑا ہوا ہے اور اس کے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اسی گھڑی آنخضرت نے مشاہدہ فرمایا کہ ہرنی کے پستان دودھ سے لبریز ہیں اِسی بنا پر آپؑ نے جان لیا کہ اُسکے بچے بھی ہیں اور وہ بھوکے ہوں گے ۔آپؑ نے اُس شکاری سے کہا : اِس ہرنی کو راہ خدا میں آزاد کردو۔ اور اُس کی ضمانت میں دیتا ہوں۔ اِس کے بعد اُس منزل گاہ کو ''آہوان'' کے نام سے پکارا جانے لگا (یعنی ہرنوں کی جگہ)

۔۱۔ آقای بزرگ تہرانی۔ الذریعہ، ج ۱۵، ص ۱۱۴ و ج ۹، ص ۵۴۹

۔۲۔ اگر امام علیہ السلام کے سفر کے راستوں کو خوزستان، فارس اور یزد کے صوبوں کو جانے تو یہ قول واقعی تصور نہیں کیا جاسکتا (ملاحظہ فرمائیں: عرفان منش، جغرافیای تاریخی ہجرت امام رضاؑ از مدینہ تا مرو)

سمنان اور دامغان کے گرد و نواح کے لوگ آہوان کے مضافات میں جو بیابان ہے وہاں پر ہرن کے شکار کو بہت بُرا سمجھتے ہیں۔ اِسی وجہ سے آہوان کے صحرا، اور بیابان میں ہرنوں کو کافی تعداد میں آزادانہ آنے جانے اور چرنے کی حالت میں دیکھا جا سکتا ہے (۱)

(و) کہا جاتا ہے: مغول حکام ایران میں ہرنوں کے شکار کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتے۔ اور اس تفریح کو پسند بھی کرتے تھے۔ اِس تپتے ہوئے صحرا کے لوگ اُن کے خوف سے مانع بھی نہیں ہو سکتے تھے کہ ہرنوں کو نجات دیں! مغول کی آئندہ نسلوں نے جب اسلام قبول کر لیا تو لوگوں نے اُن کیلئے اِس طرح واقعہ بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام کی سمنان کے صحرا کے ہرنوں پر نظر کرم ہے، یہ آپؑ کی پناہ میں ہیں، اُن کے شکار سے نہ سکون نصیب ہوتا ہے اور نہ ہی عاقبت اچھی ہوتی ہے۔ اِس طرح سے ہرنوں کی نسل مغول شکاریوں کی طمع سے محفوظ ہو گئی (۲)

اِنہی واقعات کی بنیاد پر داستانِ ضامن آہو جو لوگوں کے درمیان مشہور ہے (۳) مگر اس کی

۱۔ حقیقت، عبدالرفیع، تاریخ سمنان، ص ۳۷۰۔۳۷۱؛ نیز ملاحظہ فرمائیں، کرزن، جارج، ایران وقضیہ ایران، ج ۱، ص ۳۸۵؛ وجہ تسمیہ کیلئے ملاحظہ فرمائیں، حقیقت، عبدالرفیع، ''آہوان'' مجلّہ وحید، شمارہ ۱۰، ص ۸۸۴۔ ۱۸۸۸

۲۔ ماہوان، احمد، السلطان والسلاطین، ص ۸۲۔۸۳

۳۔ سیدی، مہدی، ''سابقہ تاریخی ماجرای ضامن آہو بہ عنوان پیوند دہندہ دور کن ما ایرانیان''، ص ۱۳۸۔۱۳۹

محکم سند نہیں مل سکی(۱) اِسی شباہت کی ایک داستان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے منسوب کی گئی ہے۔ طبرانی (متوفی ۳٦۰ ہجری قمری) نے انس بن مالک سے نقل کیا ہے :''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک دن لوگوں کے پاس ایک ہرنی کو مقید دیکھا؛ اُس ہرنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے استغاثہ کیا! میرے دو بچے نومولود ہیں میرے لئے اِن سے اجازت لیں تا کہ اُن کو دودھ پلا آؤں، اِس کے بعد میں اِن کی جانب پلٹ آؤں گی! یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُن افراد سے کہا : اِس مادہ ہرن کو جانے دو تا کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا آئے ! اُنھوں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہم کس کی ضمانت پر اِس کو آزاد کریں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: میں اِس کا ضامن بنتا ہوں۔

اُنھوں نے فوراً اُسے چھوڑ دیا ۔ مادہ ہرن نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور واپس پلٹ آئی اور اُن لوگوں نے ہرنی کو دوبارہ اپنے قبضے میں لے لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اِس مادہ ہرن کے خریدنے کی ، اُن لوگوں کو پیشکش کی؟ اُن لوگوں نے عرض کیا: اب یہ ہرنی آپؐ ہی ہے؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے

۱۔ برای نقد آن نک؛ بابائی، داؤد علی، تخت فولاد، ۹۴۔۹٦

اُسی گھڑی اِس ہرنی کو آزاد کر دیا'' (۱) اِسی شباہت کی داستانیں امام زین العابدین (۲) اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے بھی منسوب کی گئی ہیں (۳)۔

۵. عالم آل محمد : امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے بچوں سے فرمایا اور نصیحت کی: تمھارا بھائی علیؑ ، عالم آل محمد ہے؛ اپنے دینی مسائل اپنے بھائی سے دریافت کیا کرو؛ کیونکہ میں نے تمھارے داداجان ، اپنے والد گرامی امام جعفر صادق علیہ السلام سے بار بار سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''عالم آل محمد تمھارے صلب میں ہے؛ اے کاش میں اُس کو دیکھ سکتا! (۴)

امام رضا علیہ السلام نے الٰہی علم و دانش، قرآن و سیرہ نبوی کو اپنے والد گرامی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بطور ارث حاصل کیا ، اِسی سے رشد و تعالی کا مقام وصول کیا؛ آپؑ بیس سال کی عمر میں مسجد النبی میں لوگوں کے سوالوں کے جواب دیا کرتے تھے اور شرعی احکام جاری

۱۔ طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط ، ج ۵، ص ۳۵۸ یہ ہی روایت معمولی سے فرق کے ساتھ اُم سلمہ ام المؤمنینؓ، جابرؓ بن عبداللہ اور ابوسعیدؓ خدری سے بھی نقل کی گئی ہے۔ اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں، المعجم الکبیر، ج ۲۳ ، ص ۳۳۱؛ بیہقی، احمد بن حسین، دلائل النبوۃ، ج ۶، ص ۳۴۔۳۵؛ راوندی، قطب الدین، الخرائج والجرائح، ج ۲، ص ۵۲۳۔

۲۔ صفار، محمد بن حسن، بصائر الدرجات، ص ۳۷۰۔۳۷۳؛ دلائل الامامہ، ص ۲۰۲۔۲۰۶۔

۳۔ بحرانی، سید ہاشم، مدینۃ المعاجز، ج ۶، ص ۶۰۔

۴۔ طبرسی، فضل بن حسن، اعلام الوری، ص ۳۱۵

فرماتے تھے(۱) اگر کوئی عالم اپنے آپ کو کسی مسئلہ میں ناتوان دیکھتا تو وہ اُس سوال کرنے والے کو ، امام رضا علیہ السلام کے پاس بھیجا جاتا تاکہ اُن سے اِس کا جواب حاصل کر لے۔(۲)

ابراہیم بن عباس کہتے ہیں: اُس زمانے میں، میں نے کسی شخص کو بھی امام رضا علیہ السلام سے عالم تر اور آگاہ تر نہیں دیکھا ؛ مامون عباسی، امام رضا علیہ السلام کی آزمائش کرنے کیلئے ہر مسئلہ کے بارے میں آپؑ سے سوال کرتا اور امام رضا علیہ السلام ہر مسئلے کا جواب دیتے اور تمام جواب اور مثالیں قرآنِ مجید سے ہی دیا کرتے تھے۔

کئی بار ایسا دیکھا کہ امام رضا علیہ السلام قرآنِ مجید کی کامل تلاوت ، مدبّرانہ انداز سے ہر تین دن میں ختم کر دیتے تھے(۳)۔

اباصلت ہروی کہتے ہیں: میں نے امام رضا علیہ السلام سے داناتر کسی کو نہیں دیکھا ۔ جو بھی دانشمند آپؑ کی محفل میں حاضر ہوتا وہ اِس مطلب کی تصدیق کئے بغیر نہ رہتا(۴)

تمام مسلمانوں میں آئمہ معصومین علیہم السلام، قرآن وسیرت نبوی اور مسائل دینی میں عالم ترین ہیں۔

۱۔ابن نجار بغدادی، ذیل تاریخ بغداد، ج۴،ص۱۳۴۔۱۳۵؛ابن حجر عسقلانی،تہذیب التہذیب، ج ۷ ، ص ۳۳۹،نیز ملاحظہ فرمائیں : کلینی ، الفروع من الکافی، ج۴،ص ۲۳

۲۔مجلسی، محمد بن باقر، بحارالانوار، ج۴۹،ص۱۰۰؛ نیز ملاحظہ فرمائیں:ابن روزبہان خنجی ،وسیلہ الخادم الی المخدوم ،ص ۲۱۷

۳۔ بحارالانوار ج۴۹،ص۹۰۔ ۴۔بحارالانوار، ج۴۹،ص۱۰۰

سب کے سب معصومین علیہم السلام، عالم آل محمد ہیں؛ روایات میں یہ لقب امام جعفر صادق (۱) اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام کیلئے بھی دیکھا گیا ہے (۲)۔

بعض دانش مندوں نے امام رضا علیہ السلام کی برتری کو، جو مامون عباسی نے مختلف ادیان کے علماء اور مختلف اسلامی فِرَق کے ساتھ علمی مناظرے کروائے، میں دیکھی (۳) اور مناظروں کی بنا پر وہ امام رضا علیہ السلام کے ''عالم آل محمدؑ'' کے ملقّب ہونے کی وجہ سے واقف ہوئے (۴)

۶. غریب: (۵) امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے؛ جس میں امام رضا علیہ السلام کو **واجب الاطاعة، غریب** اور **شهید** کے اوصاف سے یاد کیا گیا ہے؛ ''**انّه امام مفترض الطاعة غریب شهید**'' (۶) لقبِ غریب کی توجیہ میں بیان کیا گیا ہے: امام رضا علیہ السلام کی مدینہ منورہ سے بہت زیادہ دُوری کی بنا پر آپؑ کو

۱۔ شیخ طوسی، اختیار معرفۃ الرجال، ج۲، ص۶۳۴۔

۲۔ دلائل الامامہ، ص۱۵۶۔

۳۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج۱، ص۳۱۳-۴۱۸۔

۴۔ معینی، محمد جواد و ترابی، احمد، امام علی بن موسی الرضا، ص۲۹۔

۵۔ اور جو بھی کوئی اپنے جیسوں کے درمیان بے نظیر اور کم نظیر ہو، تو ایسی شخصیت کا فہم وادراک، سطحی نظروں سے بھی پوشیدہ رہے تو اُسے ''غریب'' کہا جاتا ہے (راغب اصفہانی، مفردات، ذیل'' غرب ''؛ اسی وجہ، لسان العرب، ذیل'' غرب'')

۶۔ شیخ صدوق، فقیہ من لایحضرہ الفقیہ، ج۲، ص۵۸۴۔

غریب کہا گیا ہے (۱) جبکہ آئمہ طاہرین علیہم السلام میں سے بعض امام بھی مدینہ منورہ سے دُور زندگی گذارتے رہے اور اُنکے روضے مبارک، مدینہ منورہ سے دُور ہیں؛ اِس کے باوجود اُن کا لقب غریب نہیں ہے۔ یہ لقب صرف امام حسین علیہ السلام کے لئے دو صورتوں ''غریب'' اور ''غریب الغربا'' میں آیا ہے (۲)

بعض اقرباء اور شیعہ جو واقفی المذہب کے پیروکار بن چکے تھے اُنھوں نے امام رضا علیہ السلام کی امامت کا انکار کردیا تھا تو اِس بنا پر بھی بعض امام رضا علیہ السلام کو غریب جانتے تھے۔

موضوع امامت وولایت اور اُس کے آثار اکثر لوگوں پر پوشیدہ اور مخفی ہیں! لہذا تمام ائمہ غریب ہیں (۳) حدیث نبوی سے نقل کیا گیا ہے جو بھی سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو اُس وقت زندہ واُجاگر کرے جب لوگ اُسکو فراموش کرچکے ہوں تو وہ غرباء کے ردیف میں ہیں (۴) اس بارے میں امام باقر العلوم علیہ السلام فرماتے ہیں: ''فالمؤمن

۱۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۳۱۴، ۶۲۶۔۶۳۰ و ۶۳۷ و ۶۴۸؛ دعبل نے شعر اس طرح کہا ہے:

الا ایّھا الغریب محلّہ بطوس علیک السارات ھتون ھطول

دیوان دعبل، ص ۱۷۸

۲۔ موسوعۃ زیارات المعصومین، ج ۳، ص ۱۹۰ و ۳۴۰ و ۴۱۰ و ۵۸۳؛ ابن مشهدی، محمد، المزار الکبیر، ص ۴۹۷۔ ابن طاؤس، علی بن موسیٰ، اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۳۴۷۔

۳۔ حسینی تہرانی، محمد حسین، روح مجرد، ص ۲۰۹۔۲۳۵۔

۴۔ ابن بطریق، یحییٰ بن حسن، عمدۃ عیون صحاح الاخبار، ص ۴۳۵۔

غریب فطوبیٰ للغرباء'' (۱) مومن غریب ہے پس غرباء کومژدہ ہو ۔
یہ کہا جاتا ہے کہ مامون عباسی نے، امام رضا علیہ السلام کو زبردستی مدینہ منورہ سے مرو بلوایا تھا(۲) اِسی بنا پر لقبِ غریب، اِس مسئلہ کی طرف واضح کنایہ ہے(۳)

مامون رشید کی طرف سے ولایت عہدی کیلئے امام رضا علیہ السلام کا انتصاب اور حضرت کا قبول کرنا، یہ وہ عمل ہے جو کہ بے سابقہ تھا اور لوگوں کی اکثریت کیلئے باعث تعجب، اور ہر طرح کے انتظار سے دُور تھا یہ علت بھی امام رضا علیہ السلام کی غربت کی ایک وجہ کو بیان کرتی ہے۔
لقب ''غریب'' ''غریب خراسان'' (۴) کے معنی میں اور توضیح ''غریب الغرباء'' اور ''معین الضعفاء'' کے ساتھ کہ تمام غرباء سے زیادہ غریب اور ضعیفوں کا مددگار رہوتا ہے اور یہ امام رضا علیہ السلام کیلئے آیا ہے کہ آپؑ کی غریب نوازی اور امامؑ کا خصوصی طور سے ضعیف و ناتوان افراد کو عطا کرنا، یہ الفاظ صرف امام رضا علیہ السلام کی جانب اشارہ کرتے ہیں(۵)

۱۔ کلینی، محمد بن یعقوب، الاصول من الکافی، ج ا، ص ۳۹۱۔
۲۔ شیخ صدوق ، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۳۱۶ و ۳۳۷ ؛ کلینی، محمد بن یعقوب ، الاصول من الکافی، ج ا ، ص ۴۸۸۔
۳۔ حسینی تہرانی، محمد حسین، روح مجرد، ص ۲۲۰
۴۔ قطب الدین راوندی، القاب الرسول وعترتہ، ص ٦٦
۵۔ سپہر، عباس قلی خان، ناسخ التواریخ، ج ا، ص ۲۵

نقارہ بجانے (۱) کی رسم : دس افراد نقار خانے میں موجود ہوتے ہیں جس میں چار طبل والے اور چھ فرد شہنائی والے ہوتے ہیں۔

اِس رسم کو طلوع کے وقت اور غروب آفتاب سے پہلے صحن انقلاب کے مشرقی ایوان میں تین طریقوں سے انجام دیتے ہیں:

شہنائی سے سُر نکالنے والا شہنائی سے، پہلے گنبد مطہر امام رضاؑ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور پھر صدا نکالتا ہے؛

''امام رضاؑ'' ''امام رضاؑ'' ''امام رضاؑ''

۔۱۔ سپہر، عباس قلی خان، ناسخ التواریخ، ج۱، ص۲۵۔۲۔ یہ مراسم حرم امام رضاؑ میں کب سے ہیں یہ ابھی تک مشخص نہیں ہوسکا ۔ابن روز بہان خنجی (متوفی ۹۲۷ ق) تحریر کرتے ہیں: جب محمد خان ازبک حرم مطہر سے شرف یاب ہوا تو نقارہ بجانے والوں کے ایک گروہ نے اُس وقت نقارہ بجایا تھا (مہمان نامہ بخارا، ص۳۳۹) بعض یہ بھی دلیل لاتے ہیں، کہ ولایت عہدی امام رضا، اعلام معنوی سلطان خراسان، عظمتِ بارگاہِ رضوی کی خاطر اور بعض اہم مناسبات سے جیسے نماز فجر، عصر کے اوقات کا تعین کرنا ، نیز ماہ مبارکِ رمضان میں سحر و افطار کے وقت کا اعلان کرنا ۔ مذہبی اور ملی جشن کیموقعوں پر ، یا پھر حرم مقدس میں مریضوں کی شفاء یابی کے موقع پر ،اور دوسرے خاص مناسبتوں کی بنا پر ان مراسم کی علت، برقراری اور مداومت کا پتہ چلتا ہے (قصابیان، محمد رضا، ''نقارہ نوازی، نقارہ خانہ در ایران و جہان''، مشکوۃ، شمارہ ۸۰، ص۹۲)

اور اِس کے بعد دوسرے سُر نکالنے والے سُر نکالتے ہیں،

'' غریب رضا '' '' غریب رضا ''

اِس کے بعد دوسری مرتبہ سُر نکالنے والا سُر نکالتا ہے،

'' مولیٰ، مولیٰ، مولیٰ، علی بن موسیٰ الرضاؑ ''

دوسرے شہنائیوں سے سُر نکالنے والے سُر نکالتے ہیں

''رضاؑ جان'' ''رضاؑ جان'' ''رضاؑ جان''

تیسری مرتبہ سُر نواز شہنائی سے پھر گنبد مقدس کی طرف اشارہ کرتا ہے اور سُر نکالتا ہے

'' یا امام غریبؑ، یا امام رضاؑ ''

اِس کے فوراً بعد دوسرے شہنائیوں سے سُر نکالنے والے سُر نکالتے:

''رضا جان'' ''رضا جان'' ''رضا جان'' (۱)

۱۔ نیز، ص ۱۰۰

باب دوم

امام رضا علیہ السلام کے غیر مشہور القاب

(الف) امام رضا علیہ السلام کے القاب خاص

۱. اُسّ الایمان: ایمان کی اساس اور بنیاد (۱)

۲. البحر العجاج : وسیع اور پُر طلاطم سمندر (۲)

۳. البدر المنیر: روشن ترین چاند (۳)

۴. الحاکم العادل: عدل وانصاف سے پیش آنے والا حکمران (۴)

۵. الدّین القویم : امام رضا علیہ السلام کی دینداری روشن اور مستحکم ہے ۔ اسی وجہ سے آپؑ لوگوں کے شکوک وشبہات کا جواب دینے ۔اور ہر وقت لوگوں کی زندگی کے مختلف اُمور کی اصلاح وتربیت کیلئے ہمیشہ آمادہ رہتے تھے۔

۶. السّراج الزّاهر : نورانی اور درخشندہ چراغ (۵)

۷. العَلَم الهادی: عظیم ومعروف ہدایت کرنے والا (۶)

۱۔ مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، ص۳۹۵۔ ۲۔ نیز وہی، بحار الانوار، ج۹۹، ص۵۳

۳۔ نیز وہی، تحفۃ الزائر، ص۳۹۶۔ ۴۔ موسوعۃ زیارات المعصومین، ج۴، ص۱۴۲۔

۵۔ مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، ص۳۹۷۔ ۶۔ نیز وہی، بحار الانوار، ج۹۹، ص۵۰۔

۸. القائل الفاعل: امامؑ جو کہتے ہیں، وہ ہی عمل کرتے ہیں(۱)

۹. القائمُ مَقامَ الانبیاء : امام رضا علیہ السلام انبیاء علیہم السلام کے جانشین ہیں۔

۱۰. المطیع لِلّٰہ : اللہ تعالیٰ کے مطیع(۲)

۱۱. المقتدی برسول اللہ : امام رضا علیہ السلام نے ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرز زندگی کو اپنے لئے مثال قرار دیا اور آپؐ کی سیرت اور سنّت کی اساس پر عمل کیا (۳)

۱۲. النجم الھادی: ہدایت کا عظیم چمکتا ستارہ۔

۱۳. امام الابرار: نیک وصالح لوگوں کیلئے امام وراہنما(۴)

۱۴. امام اھل القرآن: اہل قرآن کا امام(۵)

۱۵. دلیل الرشاد : رشد وہدایت کے طالب کیلئے امام رضا علیہ السلام دلیل وبرہان ہیں(۶)

۱۵. ربُّ السریر: تخت وبارگاہ کا مالک(۷)

۱۶. زمام الدین: رہبر وراہنمائے دین (۸)

۱۔ موسوعۃ زیارات المعصومین، ج ۴، ص ۱۴۲۔
۲۔ مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، ص ۳۹۸۔
۳۔ ابن روز بہان خنجی، وسیلۃ الخادم الی المخدوم، ص ۲۲۳
۴۔ مجلسی تحفۃ الزائر، ص ۳۹۸۔
۵۔ موسوعۃ زیارات المعصومین، ج ۴، ص ۱۴۲۔
۶۔ مجلسی، تحفۃ الزائر، ۳۹۹۔
۷۔ ابن شہر آشوب، مناقب آل ابی طالب، ج ۴، ص ۳۹۶۔ ۸۔ مجلسی، تحفۃ الزائر، ص ۴۰۰۔

۱۷. زین المؤمنین : اہل ایمان کیلئے زینت(۱)

۱۸. سراج اللّٰہ : اللہ تعالیٰ کا روشن چراغ(۲)

۱۹. سراج وھاج : پُرنور چراغ(۳)

۲۰. سلطان: حاکم نیشابوری(متوفی ۴۰۵قمری) (۴) نے امام رضا علیہ السلام کو ''سلطان اولیاء'' و ''سلطان المقربین''اور'' حضرت سلطان'' کے عناوین سے یاد کیا ہے (۵) یعنی رضا علیہ السلام اولیاء اور اللہ تعالیٰ کے مقربین کے سلطان ہیں ۔ امام رضا علیہ السلام خصوصی اور بے نظیر مقامات کے مالک ہیں ۔ خراسان کے مختلف حکمران اور ایرانی سلاطین کے دور میں وہ'' سلطان الانس والجان''(۶)'' سلطان خراسان''(۷)و''شاہ خراسان'' (۸) کے القاب سے پکارے جاتے تھے اور اُس زمانے میں اِن القاب کا بہت رواج تھا۔ اور اب اس بات کو واضح کرتا کہ حقیقی حکمران و فرمانروا امام رضا علیہ السلام ہیں کیونکہ آپؑ اللہ تعالیٰ کی جانب سے، دلائل و برہان کے حامل ہیں۔

۱۔ سپہر، عباس قلی خان، ناسخ التواریخ، ج۱، ص۲۵۔ ۲۔ دلائل امامہ، ص۱۸۳ ۳۔ مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، ج۹۹، ص۵۳۔ ۴۔ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ ضبّی؛ محدّث، قاضی و ترجمہ نگار شافعی مذہب کے اہم ترین آثار میں ''المستدرک الصحیحین'' ''معرفہ علوم الحدیث'' ''فضائل فاطمہ الزہرا'' اور'' تاریخ نیشابور'' شامل ہے۔ ۵۔ حاکم نیشابوری، تاریخ نیشابور، ص۲۰۷۔۲۱۲؛ نیز ملاحظہ فرمائیں: ابن روز بہان خنجی، وسیلہ الخادم الی المخدوم، ص۲۱۲۔ ۶۔ ابن روز بہان خنجی، مہمان نامہ بخارا، ص۳۳۶۔۳۴۲

۷۔ حافظ ابرو، عبداللہ خوافی، جغرافیای تاریخی خراسان در تاریخ حافظ ابرو، ص۶۲؛ وہی، زبدہ التواریخ، ج۴، ص۶۹۲ و۶۹۸ و۸۹۸ و ج۳، ص۲۰۰۔ ۸۔ ابن روز بہان خنجی، وسیلہ الخادم الی المخدوم، ص۵۱

ابن یمین فریومدی (متوفی ۷۶۹ قمری) نے اِن القاب سے متعلق شعر بھی کہا ہے ؎

ہست سلطان خراسان نی چہ گفتم زینہار
برسر ہفت اقلیم و دوعالم پادشاہ ست (۱)

ابن روزبہان خنجی (متوفی ۷۶۹ق) نے بھی شعر کہا ہے ؎

ای ''امین'' ازقبہ سلطان علی موسیٰ الرضا
ہرطرف صدآفتاب فیض رخشان بودہ است

کلاویخو : ۸۰۶ قمری (مطابق ۱۴۰۴ عیسوی) میں سپین کے بادشاہ کے سفیر کے عنوان سے ایران تشریف لائے اور وہ تیمور کے دربار کیلئے عازم ہوئے جو کہ سمرقند میں واقع تھا ۔ وہ اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں :''میں شہر مشہد پہنچا ۔ امام رضاؑ کی آرام گاہ اِسی شہر میں ہے۔محل شہادت بھی یہ ہی شہر ہے۔ اورامام رضاؑ سلطان خراسان سے مشہور ہیں'' آپؑ کی آخری آرام گاہ اِسی جگہ واقع ہے۔ ۔ ۔ جو بھی آپؑ کی قبر کی زیارت کو آتا ہے اور جب واپس اپنے جگہ پلٹتا ہے تو ہمسایے اور ملاقات کیلئے آنے والے اس کی قباء وغیرہ کو بوسے دیتے ہیں۔۔۔۔ مجھے بھی زیارت کیلئے اِس مقدس آرام گاہ میں لے کر گئے اِس کے بعد جب میں ایران کے کسی بھی علاقے میں پہنچتا تو جب

۱۔ جلوہ ہای ولایت، ص ۲۲۸

وہاں کے لوگوں کو بتایا جاتا کہ میں مشہد کی زیارت کر کے آ رہا ہوں تو لوگ ملاقات کو آتے اور ہماری قباؤں کو چومتے'' (۱)

لقب سلطان کو، نقارہ بجاتے وقت اِس انداز سے یاد کرتے کہ سب سے پہلے سُرنواز، شہنائی کو گنبد مطہر کی جانب کرتا اور شہنائی کے آہنگ میں کہتا ''سلطان دُنیا و عقبیٰ علی بن موسیٰ الرضاؑ'' اور سلام پیش کرتا۔ اس کے فوراً بعد (پانچ شہنائیوں والے) شہنائیوں کے آہنگ سے جواب دیتے ''امام رضا'' (دو مرتبہ) (۲)

.۲۱. شمس الشموس وانیس النفوس : تابندہ سورج اور لوگوں کا خیر خواہ اور ہمدرد (۳)

.۲۲. صاحب تاویل : قرآن مجید کے ہمراہ و ہمدم اور اس کی تاویل سے مکمل آگاہ (۴)

.۲۳. طود النُھی : امام رضا علیہ السلام کا فہم و ادراک شعور و تفکّر بلند ترین کوہ کی مانند مستحکم ہے اسلئے آپؑ کو اس لقب سے یاد کیا جاتا ہے (۵)

.۲۴. عَلَم الاعلام : ایسی شخصیت جو بزرگوار اور ممتاز ترین ہو۔

.۲۵. عیبة سرّ الله: اللہ تعالیٰ کے اسرار کا محافظ (۶)

۱۔ کلاویخو، گونزالس، سفرنامہ کلاویخو، ص ۱۹۲۔۱۹۳ ۲۔ قصابیان، ''نقارہ نوازی و نقارخانہ در ایران و جہان''، مشکوۃ، شمارہ ۸۰، ص ۱۰۰ ۳۔ سپہر، عباس قلی خان، ناسخ التواریخ، ج ۱، ص ۲۵ ۴۔ موسوعۃ زیارات المعصومین ج ۴، ص ۱۴۲۔ ۵۔ مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، ص ۴۰۱۔ ۶۔ وہی، بحار الانوار، ج ۹۹، ص ۵۱ و ۵۳۔

۲۶. غوث اللّٰھفان: مضطرب اور بیقرار دل والوں کی فریاد سننے والا ، دَردمندوں اور پریشان حال لوگوں کو غم سے نجات دلانے والا ، دستگیری کرنے والا (۱) اِس لقب سے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی گئی ہے : "**غوث هذه الامة**" "میرے بیٹے موسیٰؑ کی نسل میں سے ہے ؛ اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے سے قتل و خونریزی کو روکے گا ، اور لوگوں کے درمیان اختلافات کی اصلاح فرمائے گا ۔ برہنے لوگوں کو لباس سے، بھوکے لوگوں کی خوراک سے مدد کرے گا۔ ڈرے سہمے لوگوں کو امان دے گا ۔۔۔ اُس کی گفتگو حکمت سے بھری ہوگی ، اور اُن کی خاموشی علم و آگاہی کی حامل ہوگی ۔ وہ مسائل جو لوگوں کے درمیان مورد اختلاف ہونگے اُنکو اپنے بیان سے واضح اور آشکار کرے گا "(۲) یہ لقب "**غوث الامة**، ،**کشف الغمة**" کی صورت میں بھی آپؑ کیلئے نقل کیا گیا ہے (۳)

نقارہ بجانے کی رسم میں اس لقب کو اس صورت میں جاودانی کر دیا ہے کہ جب نقارہ بجانے والا تیسرا دستہ شہنائیوں میں دم ڈالتا ہے اور شہنائیوں کے آہنگ سے " یہ زمانہ امام رضاؑ کا زمانہ ہے " اِس کے بعد طبل بجانے والے نہایت خوشی سے شادیانے بجانے لگ جاتے

۱۔ مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، ج ۸۲، ص ۲۱۹۔
۲۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۴۵۔
۳۔ حاکم نیشابوری، تاریخ نیشابور، ص ۲۰۷

ہیں۔ اِسکے بعد پھر سر نواز شہنائی سے آہنگ نکالتا ہے '' اے بیچاروں کی فریاد سننے والے'' تو دوسرے شہنائیوں والے آہنگ سے جواب دیتے ہیں ''اے فقیروں کے دادرس'' جب شہنائیوں والے شہنائیوں کو ایک جانب رکھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو سُر نواز، شہنائی سے آہنگ نکالتا ہے ''فریادرس'' اس کے ساتھ ہی طبل والے بہت جذبات ہی سے طبل بجانے لگتے ہیں (۱)

۲۷. فَرَج المکروب: رنج واَلم سے رہائی دلانے والا۔

۲۸. فرحۃالقلوب: دلوں کو خوشی دینے والا (۲)

۲۹. قبلہ ھفتم: مسلمانوں پر واجب کہ واجب نمازوں اور عام حالات میں مستحب ونوافل نمازوں کو ادا کرتے وقت مسجد الحرام میں کعبہ کی سمت رخ کریں (۳) اس بنا پر مسلمان ایک قبلہ سے زیادہ جو کعبہ ہے، نہیں رکھتے لیکن قبلہ کے لغوی معنی پر توجہ دیا جائے یعنی وہ جو شرافت وبزرگی کی وجہ سے لوگوں کی محبت کا مرکز ہوتا اور سماج کو ایک دوسرے کے قریب کرتا ہے (۴) اور قبلہ مختلف معانی اور استعمال کا حامل ہوتا ہے؛ از جملہ امام رضا علیہ السلام کے لئے لقب، قبلہ ہفتم سامنے آتا ہے۔

سید عبدالحسین رضائی نے ، فاضل بسطامی (متوفی ۱۳۰۹ ق)

۱۔ قصابیان، ''نقارہ نوازی ونقارہ خانہ در ایران وجہان''، مشکوۃ، شمارہ ۸۰ ص ۱۰۱ ۲۔ مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، ج ۹۹، ص ۵۵ ۳۔ طوسی، الخلاف، ص ۲۹۵-۳۰۲؛ مغنیہ، الفقہ علی المذاہب الخمسہ، ص ۸۲

۴۔ ابن منظور، لسان العرب ذیل ''قبل''

سے نقل کیا ہے کہ اُنھوں نے تحفہ الرضویہ میں لکھا ہے : ایک موقع پر حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے اپنے فرزندوں کو ایک جگہ اکٹھے ہونے کا فرمان دیا اور نماز کے وقت امام رضاؑ سے فرمایا: میرے بیٹے تم نماز کی امامت کراؤ ،اور رضاؑ کے بھائیوں سے فرمایا: تم سب اپنے بھائی کی اقتداء کرو، امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے خود بھی اپنے بیٹے کی اقتداء میں نماز پڑھی تا کہ اپنے فرزندوں کو سمجھا سکیں کہ اِن کے بعد علیؑ اُنکا امام ہے۔ اِس وجہ سے امام رضا علیہ السلام قبلہ ہفتم سے یعنی قبلہ امام ہفتم سے مشہور ہوئے (۱)

محمد رضا امامی خاتون آبادی جنّات الخلو د میں لکھتے ہیں [امام رضا علیہ السلام] اہل عجم کے درمیان قبلہ ہفتم کے لقب سے مشہور ہیں۔

کیونکہ امام رضا علیہ السلام کا استقبال، خلقِ خدا نے، زمین کے ساتویں مقام پر کیا تھا ۔ زمین کے سات اہم مقامات کے نام درج ذیل تحریر کئے جاتے ہیں: ’’مکہ مکرمہ، مدینہ منوّرہ، نجف اشرف، کربلا معلیٰ، مقابر قریش جو کہ بغداد (کاظمین) میں ہیں سر من رائے اور مشہد مقدس (۲)

اِس لقب کے بارے میں یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ زائرین ایرانی کی سنّت یہ ہے کہ جس سے یہ ظاہر ہوا ہے؛ یعنی ایرانی زائرین بیت اللہ الحرام کی زیارت کے بعد، جو کہ مسلمانوں کا قبلہ ہے، یہ مکہ معظّمہ

ا۔ زندگانی وشہادت امام ہشتم علی بن موسیٰ الرضا ص ۲۴ . ۲۔ امامی، خاتون آبادی، محمد رضا، جنات الخلو د ص ۳۲

میں ہے، زیارت مرقد مطہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و حضرت زہرا علیہا السلام وامام حسن وامام زین العابدین وامام باقر و امام جعفر صادق علیہم السلام مدینہ منوّرہ میں ، پھر عراق جاتے ہیں اور مضجع شریف مولا علی علیہ السلام نجف اشرف میں، امام حسین علیہ السلام کی زیارت کربلا معلیٰ میں ، امام موسیٰ کاظم اور امام جواد علیہما السلام کاظمین میں، امام ہادی اور امام حسن عسکری علیہما السلام و سرداب مقدس امام عصر حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی سامراہ میں زیارت کرتے ہیں اس کے بعد کہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کی زیارتیں کامل ہوجائیں، تو مشہد مقدس کی جانب سفر کرتے ہیں اور وہاں پر زیارت امام رضا علیہ السلام سے شرفیاب ہوتے ہیں ۔اسی وجہ سے ، امام رضا علیہ السلام کی بارگاہ منوّرہ کو ساتواں مقام کہا گیا ہے، اِسی بنا پر خانہ کعبہ کی زیارت کے بعد امام رضاؑ کے روضے کو ''قبلہ ہفتم'' کہتے ہیں

البتہ یہ سنّت واساس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور آئمہ اہلبیت علیہم السلام کی تعلیمات سے اخذ کی گئی ہے، کیونکہ روایات کی بنیاد پر آئین حج اُس وقت کامل انجام پاتا ہے جب زائر بیت اللہ الحرام کی زیارت کے بعد مدینہ منورہ جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ من آل محمد علیہم السلام کی زیارتیں کرے (۱)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ''ابدؤ وا بمکۃ واختموا بنا''(۲)

۱۔ کلینی ، الفروع من الکافی ، ج ۴، ص ۵۴۸۔۵۵۳؛ متقی ہندی، کنز العمال، ج ۵، ص ۱۳۵، ح ۱۲۳۶۹ ؛ مغنیہ، محمد جواد، الفقہ علی المذاہب الخمسہ ، ص ۲۸۴.

۲۔ کلینی ، الفروع من کافی ، ج ۴، ص ۵۵۰

زیارت کو مکہ سے شروع کرو اور ہماری زیارت سے ختم کرو۔

کیونکہ مناسک حج کا فلسفہ اور مقصد ولایت خدا اور رسولؐ سے پیوستہ ہو کر سیرۃ پیغمبرؐ و آئمہ طاہرین علیہم السلام کی پیروی سے معنی اور مفہوم حاصل کرنا ہے(۱)

محمد بن سلیمان نے بھی امام جواد علیہ السلام سے سوال کیا : اگر کسی نے اپنا حج واجب انجام دے دیا ہو، اُس کیلئے کیا بہتر ہے کہ دوبارہ حج انجام دے یا خراسان میں امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی زیارت کو جائے؟

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا : خراسان جاؤ اور میرے والد کی زیارت کرو، یہ افضل ہے۔ میرے والد کی زیارت کا سفر ذی الحجہ میں نہ کرو تا کہ اُس سفر پر تم پر عیب جوئی نہ کریں(۲) حج واجب بجالانے کے بعد زیارت امام رضاؑ افضل ہے۔

موجود ماخذ کی اساس پر لقب قبلہ ہفتم، امام رضا علیہ السلام کے لئے پہلی بار ابوسعید ابوالخیر (وفات ۴۴۰ ہجری) سے منسوب رباعیات میں آیا ہے :

اگر گردش افلاک و نفاق انجم — سررشتہ کار خویشتن کردم گم
از پای فتادہ ام مرا دست بگیر — ای قبلہ ہفتم ، امام ہشتم(۳)

میرزا جہانگیر خان ضیائی (وفات ۱۳۵۲ ق) جو ''عہد قاجار''

۱۔ کلینی، الفروع من الکافی۔ ج۴، ص ۵۴۸۔۵۴۹۔ ۲۔ ابن بابویہ، اخبار عیون الرضا، ج۲، ص ۶۳۵۔۶۳۶

۳۔ رباعیات ابوسعید ابوالخیر، ص ۰۹

کے آخری زمانے کے سیاستدان تھے، نے اشعار کہے ہیں از جملہ:

ہفتمین قبلہ ہشتمین ہادی حضرتش مایۂ سعادت حال (۱)

ابن یمین فریومدی(وفات ۷۶۹ق) نے بھی اشعار کہے ہیں از جملہ :

ای جنابت قبلہ حاجات ارباب نیاز

حاجتی کاینجا رود بی شبھت رواست

حاجت ابن یمین را ہم روا کن بھر آنک

حاجت خلقان را روا کردن ز اخلاق شماست (۲)

عصمت بخاری(وفات ۸۲۹ق)وہ ہیں جو عصر تیموری کے شاعر ہیں :

ای روضہ ای کہ ہمچو جنان خرم آمدی

چون کعبہ قبلہ گاہ بنی آدم آمدی (۳)

فضولی بغدادی(۹۷۰ق)دسویں صدی ہجری کے بزرگ عارفوں اور شاعروں میں شمار ہوتا ہے اور ترکی میں دسویں عثمانی خلیفہ سلیمان قانونی کے دربار سے وابستہ تھے۔ اُنھوں نے قبلہ ہفتم کی بجای نقیب ہفتم کا لفظ استعمال کیا ہے :

۱۔احمدی بیرجندی ونقوی زادہ، مدائح رضوی درشعر فارسی، ص۱۶۶

۲۔احمدی بیرجندی ونقوی زادہ، مدائح رضوی درشعر فاری، ص۳۴

۳۔نیز، ص۴۰

نقیب ہفتم شہ خراسان امام عالم رضای کاظم

کہ اہل دل راز خاک پایم رھیست روشن بہ آب کوثر (۱)

ادیب الممالک فراہانی (وفات ۱۳۳۶ق)

بویژہ خداوند اقلیم دین شہ ہشتمین قبلہ ہفتمین

'' ہفت شہر عشق '' کے عنوان سے ۱۳۵۳ش میں اصفہان، ایران میں ایک قالین بُنا گیا ہے اور اُسے آستان قدس رضوی کو تقدیم کیا گیا اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس قالین پر سات مقدس مقامات یعنی، مسجد الحرام، مسجد النبیؐ، حرم مطہر امام علیؑ، امام حسینؑ، امام کاظمؑ و امام تقیؑ، امام نقیؑ و امام عسکریؑ اور امام رضا (علیہم السلام) سات مقدس مقامات جو اصلی متن میں محرابی شکل پر بُنے گئے ہیں (۲)

اس لقب کی وجہ تسمیہ میں اور بھی توجیہات بیان کی گئی ہیں از جملہ: اصل اعتقادی کلامی شیعہ امامیہ کی اساس کہ امام حاضر، اپنے بعد کے امام کا ماموم نہیں ہوسکتا، اس بنا پر اس لقب کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔

شیخ طوسی، الخلاف، تحقیق: سید علی خراسانی، سید جواد شہرستانی و محمد مہدی نجف، مؤسسہ النشر الاسلامی، قم ۱۴۰۷ ق

رباعیات ابوسعید ابوالخیر، خیام بابا طاہر از نسخہ ہای معتبر، تصحیح: جہانگیر منصور، ناہید، تہران ۱۳۷۸ ش

جامی، عبدالرحمان، دیوان کامل، تصحیح: ہاشم رضی، انتشارات پیروز،

۱۔ نیز، ص ۵۸. ۲۔ سیدی و یوسفی، '' شاہکارھای فرش معاصر'' ص ۱۱۷۔۱۱۸

تہران ۱۳۴۱ش

سیدی، سید علی اکبر وعذرا یوسفی، ''شاہکار ہای فرش معاصر'' آئینہ خیال شمارہ ۹، مرداد وشہریور ۱۳۸۷ ش

احمدی بیرجندی، احمد ونقوی زادہ، سید علی، مدائح رضوی در فارسی، بنیاد پژوہشھای اسلامی، آستان قدس رضوی، مشہد ۱۳۶۵ ش

قِزِل امام : ایران کے صوبہ گلستان اور ملک ترکمستان کے ترکمنوں کے درمیان امام رضا علیہ السلام کو ''قِزِل امام'' سے یاد کیا جاتا ہے یعنی طلائی امام اُن کے درمیان معروف ومشہور ہے. یہ قوم امام رضا علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے موقع پر سراسر صوبہ گلستان اور دشت ترکمن صحراہ میں ایک جشن اپنے خاص قواعد وضوابط سے مناتے ہیں۔ جو درحقیقت ترکمن قوم کی خاندانِ کرامت علیہم السلام سے عشق کی بنیاد کے اصیل ومضبوط ہونے کو بیان کرتی ہے۔

جب ترکمنوں کے ہاں اولاد پیدا ہوتی ہے تو بہت ہی عاشقانہ انداز سے اُس کا نام ''رضا'' رکھتے ہیں۔ اکثر ایرانی ترکمن اپنے نوزادوں کو اس نام سے مزین کرتے ہیں۔

ایرانی صوبے گلستان میں اہل سنت کے حوزہ علمیہ کے رئیس آخوند عبدالجبار میرابی کہتے ہیں: ترکمنوں کے اولین مقاصد زیارت کی جگہ مشہد الرضا ہے اور وہ ہمیشہ ''قِزِل امام'' سے توسل کرتے ہیں اور ہر سال امام رضا علیہ السلام کی زیارت کو جاتے ہیں۔ آخوند، رئیس حوزہ

علمیہ مزید بیان کرتے ہیں: ترکمن شادی کے بعد، ہنی مون یا اُن کی زبان میں ''ثق باغ'' کہتے ہیں، بارگاہ ''قزِل امام'' کا سفر کرتے ہیں۔

اسی طرح حجاج، بیت اللہ کی زیارت سے قبل اور بعد مشہد الرضا جاتے ہیں تا کہ اپنے جذبہ عشق ومحبت کو امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے اظہار کر سکیں(۱)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کے روضوں کی زیارت فقط شیعوں کیلئے مخصوص ومحدود نہیں ہے بلکہ جتنے بھی اسلامی مذاہب کے پیروکار ہیں وہ بھی زیارت کیلئے آتے ہیں اور اپنی محبت اور ارادت کا اِن مقدس مقامات پر اظہار کرتے ہیں(۲)

از جملہ ابوبکر محمد بن مؤمل فرماتے ہیں: اہل حدیث کے پیشوا، ابوبکر بن خزیمہ (متوفی ۳۱۱ ق)(۳) اور ابوعلی ثقفی (متوفی ۳۲۸ق) اور ہمارے اساتیذ کا ایک گروہ، حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے مرقد کی زیارت کی خاطر نیشابور سے توس گئے تھے اور وہ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار با توس جایا کرتے تھے. ابن خزیمہ نے تو آپؑ کے روضہ مقدس

۱۔قزل امام، ترکمنوں کی زبان میں امام طلائیٰ ۲۔طبسی، محمد محسن، امام رضاؑ بہ روایت اہل سنّت، ص ۲۹۰۔۳۲۲

۳۔انھوں نے علوم حدیث وفقہ کے حصول کیلئے اس زمانے کے شہروں اور علمی مراکز کا سفر کیا۔ بخاری اور مسلم نے ان سے حدیث نقل کی ہے ؛ وہ ایسے فقیہی مجتہد تھے کہ کتاب وسنّت اور دیگر ادلہ کی بنیاد پر شرعی حکم صادر کرتے تھے۔ فقہ شافعی کے ساتھ ان کی فقہ بہت نزدیک ہے، اس کے باوجود بہت سے موارد میں امام شافعی کے نظریہ کے خلاف فتویٰ دیتے تھے حتیٰ چار فقہاء کے اجماع (ابوحنیفہ، مالک، شافعی اور حنبل) کے خلاف فتویٰ دیا تھا (ابن خزیمہ) دائرہ المعارف بزرگ اسلامی، ج ۳، ص ۴۱۶.

کا بہت اچھے انداز سے تواضع و تعظیم اور احترام کیا اور ہم سب کو اُنھوں نے اپنے اِس عمل سے متعجب کیا تھا (۱)

ابو حاتم محمد بن حبّان بستی (متوفی ۳۵۴ق) محدّث اور فقیہ شافعی مذہب اپنی کتاب الثقات میں تحریر کرتے ہیں : لوگ آپؑ (علی بن موسیٰ الرضا) کی قبر مقدس کی زیارت کو جاتے ہیں، میں خود بھی آپؑ کی قبر مطہر کی زیارت کو کئی بار گیا ہوں ۔ جن دنوں میں توس میں تھا تو جب بھی مجھے کوئی مشکل پریشان کرتی تو میں علی بن موسیٰ الرضاؑ ۔ آپؑ پر اور آپؑ کے جدؐ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو ۔۔۔۔۔ کے مرقد کی زیارت کو جاتا اور اللہ تعالیٰ سے اِس مشکل کا حل چاہتا اور اللہ تعالیٰ نیز میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے اور وہ سختیاں مجھ سے برطرف ہو جاتیں اپنی مشکلات کو اِسی طریقے سے برطرف کرنے کا کئی بار تجربہ کیا اور اپنی حاجتوں کو پُر ثمر دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور آپؐ کی اہل بیتؑ کی محبت میں موت دے (۲)

۱۔ ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج ۷، ص ۳۳۹

۲۔ ابن حبّان بستی، الثقات، ج ۸، ص ۴۵۶۔۴۵۷

. ۲۹ . قرّۃ العین المؤمنین: مومنین کی آنکھوں کا نور، مومنین کا محبوب(۱)

. ۳۰.قمر الاقمار: ماہتابوں کیلئے ماہتاب(۲)

. ۳۱. کافی الخلق: خلائق کے اُمور کی کفایت کرنے والا۔

. ۳۲. کفو الملک: بادشاہ کی شان والا(۳)

.۳۳.ماؤی التُقی: حریم الٰہی کے حدود کا محافظ اور نگہبان۔

.۳۴. محلّ الحجیٰ : خرد و بصیرت کا مرکز و مقام۔

.۳۵.مصباح الھدیٰ: ہدایت کا روشن چراغ۔

. ۳۶. مظھر الاسرار: رمز و رموز کا مظہر اور اُن کا محافظ۔

.۳۷.معدن الامان: آرام و پناہ، امن و امان کا گنج(۴)

. ۳۸.معدن الفرقان: وہ خزانہ جو حق کو باطل سے جدا اور حق و باطل کے درمیان فرق کو واضح کرتا ہے(۵)

۱۔ دلائل امامہ، ص۱۸۳۔

۲۔ مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، ج۹۹، ص۵۵۔

۳۔ ابن شہر آشوب، مناقب آل ابی طالب، ج۴، ص۳۹۶۔

۴۔ مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، ص۳۹۵۔

۵۔ موسوعۃ زیارات المعصومین، ج۴، ص۱۴۲۔

۳۹. مفتخر الابرار : نیک وصالحین کیلئے مایہء سر بلندی(۱)

۴۰. منتهى العلياء : بہت ہی بلند و بالا مقام والا۔

۴۱. موضح البينات : آیات الٰہی کو روشن اور واضح کرنے والا

۴۲. وارث علوم الاوصياء : اللہ تعالیٰ کے اوصیاء کے علوم کا وارث (۲)

۴۳. وعاء حكم الله : اللہ تعالیٰ کے احکامات سے واقف ترین اور اُس کا محافظ (۳)

(ب) امام رضاؑ کے وہ القاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے القاب سے مشترک ہیں:

۱. الامام الهادی: ہدایت کا راہنما(۴)

۲. الرّضی: ہر حالت میں راضی رہنے والا (۵)

۳. الصراط المستقيم (۶) یا "الصراط السوی" (۷) امام رضا علیہ السلام کا راستہ صراط المستقیم کا راستہ، اِسی بنا پر آپؑ کی تعلیمات، انسان کو صراط المستقیم پر لانے کا سبب بنتی ہیں۔

۱۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج۹۹، ص۵۴۔

۲۔ نیز وہی، تحفۃ الزائر، ص۴۰۲۔

۳۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج۹۹، ص۵۱۔

۴۔ نیز وہی اور وہ ہی مقام۔

۵۔ اربلی، کشف الغمۃ، ج۳، ص۷۱۔

۶۔ مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، ص۴۰۳۔

۷۔ شریف القرشی، محمد باقر، پژوہشی دقیق در زندگانی امام علی بن موسی الرضا، ج۱، ص۴۵۔

۴. العروۃالوثقیٰ :اللہ تعالیٰ سے اپنا رابطہ مضبوط اور مستحکم رکھنے والا۔اللہ تعالیٰ سے اپنا رابطہ کبھی نہ توڑنے والا۔ قرآن مجید وعلوم الٰہی اور سیرت نبوی کا کامل علم رکھنے والا ۔ اِسی بنا پر آپؑ کا معارفِ الٰہی پر اعتماد، اِسی حکم میں آتا ہے کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حلقہء معارف کو پکڑا ہوا تھا ، اوراسی محکم دستگیرہ کی بنا پر رشد وکمال میں سب سے بلندی پر تھے (۱)

۵. القائم بأمر الله : اللہ تعالیٰ کے اَمر پر قائم ودائم رہنے اور فرامین الٰہی کو انجام دینے کیلئے آمادہ اور ثابت قدم رہنے والا (۲)

۶. النقی: اللہ تعالیٰ کی راہ میں پاک وطاہر، صاف وخالص (۳)

۷. النورساطع : وہ نور جو ہر سمت فیض عطا کرے، نور درخشندہ وپُرفروغ (۴)

۸. امام المتقین: پرہیزگاروں کا امام وپیشوا۔

۹. امام المسلمین: مسلمانوں کا امام وراہنما (۵)

۱۰. امام الھدیٰ: ہدایت کا امام وپیشوا (۶)

۱۱. امین الله: اللہ تعالیٰ کے اعتماد پر اُترنے والا، امانت دار اور مورد اطمینان (۷)

۱۔مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج۹۹،ص۵۱۔
۲۔نیز وہی، تحفۃ الزائر، ص۴۰۴۔
۳۔نیز وہی، بحارالانوار، ج۹۹،ص۵۰۔
۴۔نیز وہی، تحفۃ الزائر، ص۴۰۲۔
۵۔موسوعۃ زیارات المعصومین، ج۴،ص۱۴۲۔
۶۔مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج۹۹،ص۵۱۔
۷۔نیز وہی، تحفۃ الزائر، ص۴۰۲۔

.۱۲ . بارّ یا "برّ" : نیک کام کرنے والا، وظیفہ شناس۔

.۱۳ . تقی: خداترس، پارسائی میں بے مثل، پرہیزگار، حدود الٰہی کی پاسداری کرنے والا، دُور اندیش(۱)

.۱۴ . حبیب الله: اللہ تعالیٰ کا حبیب ومحبوب(۲)

.۱۵ . حجةالله : امام رضا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ان نمائندوں اور واضح دلائل میں سے ہیں کہ اُن کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے عوام الناس کیلئے راہ حق کو واضح اور روشن کر دیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلنے کے لئے وہ عذر تراشیاں نہ ڈھونڈھیں(۳) ابن روزبہان خنجی (متوفی ۹۲۷ ق) نے امامؑ کو (حجة الله علیٰ الانس والجانّ) کے لقب سے بھی یاد کیا ہے(۴)

.۱۶ . خاصة الله: اللہ تعالیٰ کا خاص برگزیدہ، اللہ تعالیٰ کا منتخب

.۱۷ . خالصة الله: اللہ تعالیٰ کا پاک وخالص بندہ(۵)

.۱۸ . خلیفةالرحمن: خداوند رحمٰن کا خلیفہ اور جانشین(۶)

.۱۹ . خلیفةالله: اللہ تعالیٰ کی جانب سے خلیفہ اور جانشین(۷)

.۲۰ . خِیَرَةُالله: اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ اور منتخب بندہ۔

.۲۱ . زکی: ہر طرح کی آلودگی اور گناہ سے پاک بندہ(۸)

۱۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۶۶۴۔
۲۔ مجلسی، محمد باقر، تحفة الزائر، ص ۴۰۴۔
۳۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۶۶۴۔
۴۔ وسیلہ الخادم الی المخدوم، ص ۲۱۱۔۲۱۲
۵۔ مجلسی، محمد باقر، تحفة الزائر، ص ۴۰۲۔
۶۔ موسوعة زیارات المعصومین، ج ۴، ص ۱۴۲۔
۷۔ مجلسی، محمد باقر، تحفة الزائر، ص ۴۰۲۔
۸۔ نیز وہی، بحار الانوار، ج ۹۹، ص ۵۰۔۵۱۔

۲۲. سعید : امام رضا علیہ السلام شناخت اور آگاہی کے ساتھ کردار میں درست عملی اور راست گوئی، توفیق الٰہی کے ساتھ آپؑ عمل خیر کو صلاح و نیکی کے ساتھ انجام دیتے اور ہمیشہ اپنے قدم راہِ رشد و کمال میں آگے بڑھاتے۔

۲۳. شھید : شاہد اور گواہ(۱) یہ لقب امام رضا علیہ السلام کیلئے دو عنوان سے آیا ہے: (الف) مامون عباسی نے مسموم انگور یا انار کے ذریعے آپؑ کو شہید کیا (۲) (ب) امام رضا علیہ السلام اپنے صالح کردار اور رفتارِ حق مدار کی بنا پر ہمیشہ حق کے پیرو کار رہے اور اُسکے احیاء کیلئے قدم بڑھاتے رہے از جملہ لوگوں کے اعمال پر شاہد اور گواہ رہے اور یوم قیامت لوگوں کے اعمال پر شاہد ہیں اور شافع ہیں (۳) اِسی خاطر زیارات جامعہ میں معصومؑ کو اِس طرح سے خطاب کیا گیا ہے،

”شهداء علیٰ خلقه“ شهداء دار الفناء و شفعاء دار البقاء“ (۴)

۲۴. صابر : خوددار، شکیب و بردبار(۵)

۲۵. صادق: قابل اعتماد و اطمینان، ہمیشہ راستگو، اعلیٰ کردار والا۔

۱۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج۲، ص۶۶۰۔۶۶۷۔ نیز وہی، فقیہ من لا یحضرہ الفقیہ، ج۲، ص۵۸۴۔

۲۔ نیز وہی، عیون اخبار الرضا، ج۲، ص ۵۷۸۔۶۱۳۔ ۳۔ ملاحظہ فرمائیں: طباطبائی، سید محمد حسین، المیزان، ج۱، ص۱۷۹ و ۳۳۲؛ ج۶، ص۲۰۲، ج۹، ص۳۷۸۔۳۸۰ و ۳۸۵ ۔ ج ۱۲، ص ۳۲۳۔ ۳۲۴ ج ۱۴، ص۴۱۴۔ ۴۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج۲، ص۶۷۱۔۶۷۳ اور نیز ملاحظہ فرمائیں: تبریزیان، فارس، زیارات خاصہ امام ہشتم، ص۲۷۔

۵۔ دلائل امامہ، ص۱۸۳۔

۲۶. صدیق: بہت سچا؛ امام رضا علیہ السلام کا عمل اُن کی صداقت کا آئینہ دار ہے۔ آپؑ کے عمل اور کلام میں کہیں بھی تضاد نہیں پایا گیا۔ آپؑ کی گفتگو کا محور حق اور حقیقت رہتا تھا۔

۲۷. صفوۃ اللہ (۱) : یا صفی اللہ (۲) : اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ ؛ کیونکہ امام رضا علیہ السلام کی زندگی خالص اللہ تعالیٰ کی رضا میں بسر ہوئی اور آپؑ کی زندگی ہر طرح کے شائبہ شرک اور آلودگی سے مکمل طور پر پاک اور دُور تھی۔

۲۸. عمود الدین: دین کا ستون، امام رضا علیہ السلام نے اپنے عمل کے ساتھ دین کی تمام خوبیوں کو اُجاگر کیا اور دین کے تمام معارف کی ترویج اور تعلیم کیلئے زندگی کے ہر میدان میں ہر ممکن اقدام کیا۔ دین کے اصول وضوابط کے رشد ونمو کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور لوگوں کے وہ مشکل مسائل جو قرآن وسنّت سے متعلق ہوتے آپؑ اُن کا حل بیان فرماتے تھے (۳)

۲۹. عیبة علم اللہ: اللہ تعالیٰ کے علم ودانش کا خزانہ (۴)

۳۰. مرتضیٰ: جس سے اللہ تعالیٰ راضی وخوشنود ہے، اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ (۵)

۱۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۶۶۴ ۔ ۶۶۶

۲۔ حاکم نیشابوری، تاریخ نیشابور، ص ۲۰۷۔

۳۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۶۶۴۔

۴۔ مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، ص ۴۰۲۔

۵۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۶۶۳

.۳۱. مشکوۃ الضیاء: ہدایت کا نورانی اور درخشندہ چراغ۔

.۳۲. مصباح الظلم : تاریکیوں اور اندھیروں کو نور میں تبدیل کرنے والا(۱)

.۳۳.مصّد ق : تائید کرنے والا، خوبیوں اور نیکیوں کا یار و یاور۔

.۳۴. مصّد ق : امام رضا علیہ السلام وہ ہیں کہ دوسروں نے بھی آپؑ کی تائید اور تصدیق کی ہے۔

.۳۵. مظلوم : وہ جس پر ظلم کیا گیا ہو یعنی امام رضا علیہ السلام کے حق میں کوتاہی کی گئی اور آپؑ کے حقوق کی پاسداری بھی نہیں کی گئی(۲)

.۳۶. نظام المسلمین: مسلمانوں کی اصلاحی اور سربلندی کے لئے کام انجام دینے اور اُن کو تعلیم و تربیت کی اہمیت والا بتانے والا(۳)

.۳۷. نور الله (۴) : اللہ تعالیٰ کی کتاب ''قرآن کریم'' اللہ تعالیٰ کے نور کا جلوہ تام ہے (۵) امام رضا علیہ السلام کی دانش و بینش قرآن مجید کی ترجمان ہیں۔آپؑ کا قول و فعل، نور خدا سے متجلی ہے۔اور انسان کو تاریکیوں اور ظلمات سے نور کی جانب لاتی ہے

.۳۸. نور الهدیٰ: نور ہدایت (۶)

۱۔مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، ص۴۰۲۔ ۲۔شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج۲، ص۲۶۴۔۲۶۵

۳۔مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، ص۴۰۲۔ ۴۔شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج۲، ص۲۶۴۔

۵۔ ملاحظہ فرمائیں: تغابن(۶۴):۸ ؛ صف(۶۱):۸؛ سورہ نجم(۵۳):۱۔۱۸؛ شوری(۴۲):۵۲؛ اعراف(۷): ۱۵۷؛ مائدہ(۵):۱۵؛ نساء(۴):۱۷۴۔ ۶۔دلائل امامہ، ص۱۸۳۔

۳۹. وارث الانبیاء : امام رضا علیہ السلام الانبیاء والرسل علیہم السلام اور بالخصوص خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ کے علم وحکمت کے وارث ہیں(۱) حاکم نیشابوری (متوفی ۴۰۵ قمری) نے امام رضا علیہ السلام کو "وارث علوم المرسلین" کے لقب سے یاد کیا ہے(۲)

۴۰. وصی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے جانشین، اِس توجہ کے ساتھ کہ بعض حضرات امامت کے مسئلہ میں اختلاف نظر رکھتے ہیں، لہذا یہ لقب خاص معانی کا حامل ہے(۳)

۴۱. وفی: عہد و پیماں پر ثابت قدم رہنے والا، باوفا، وفادار(۴)

۴۲. ولی: سرپرست، حامی مددگار، یاور و دوست، حمایت کرنے والا(۵)

۴۳. ولیُّ الله : اللہ تعالیٰ سے پیوست رہنے والا، اللہ تعالیٰ کا دوست و یاور(۶)

۴۴. ینبوع الحکم: علم وحکمت اور معرفت کا سرچشمہ (۷)

الحمد لله رب العالمین والسلام

۱۔ مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، ص۴۰۰؛ ونیز ملاحظہ فرمائیں: شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج۲، ص ۶۶۴ ؛ صفار، بصائر الدرجات، ص۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۲۔ تاریخ نیشابور، ص۲۰۷۔ ۳۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج۲، ص۶۶۴۔ ۴۔ دلائل امامہ، ص۱۸۳۔ ۵۔ موسوعۃ زیارات المعصومین، ج۴، ص۸۸؛ ابن روزبہان خنجی، مہمان نامہ بخارا، ص۳۳۶

۶۔ شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج۲، ص۶۶۴۔ ۷۔ مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، ص۴۰۲۔

فہرست مآخذ

☆قرآن کریم☆

۱۔ آقا بزرگ طہرانی،محمد محسن، الذریعۃ الی تصانیف الشیعہ ،
دارالاضوا ، بیروت ۱۴۰۳ق

۲۔اخبارالدولۃ العباسیہ، بہ کوشش عبدالعزیز الدوری وعبدالجبار المطلبی
،دارالطلیعہ ،بیروت۔

۳۔ ابن بطریق، یحیٰ بن حسن،عمدہ عیون صحاح الاخبار فی مناقب
امام الابرار مؤسسۃ النشر الاسلامی التابعۃ لجماعۃ المدرسین،قم ۱۴۰۷ق

۴۔ابن حجر عسقلانی،احمد،تہذیب التہذیب،دارالفکر،۱۴۰۴ق

۵۔ابن خلدون، عبدالرحمٰن بن محمد،تاریخ ابن خلدون ، مؤسسۃ
الاعلمی للمطبوعات،بیروت،۱۳۹۱ق۔

۶۔ ابن روزبہان خنجی ، فضل اللہ، وسیلہ الخادم الی المخدوم درشرح
صلوات چہاردہ معصوم،رسول جعفریان کی کوشش سے،کتاب خانہ عمومی
آیۃ اللہ مرعشی نجفی،قم ۱۳۷۲ ش

۷۔ ------ مہمان خانہ بخارا،منوچہر ستودہ کے اہتمام سے،شرکت
انتشارات علمی وفرہنگی،تہران ۱۳۸۴ ش

۔۸۔ابن شہرآشوب،محمد بن علی،مناقب آل ابی طالب،بہ کوشش د۔ یوسف البقاعی،داراضواء،بیروت ۱۹۹۱م/۱۴۱۲ق۔
۔۹۔ابن ضریس،محمد بن ایوب،فضائل القرآن وما انزل من القرآن بمکۃ وماانزل بالمدینۃ،غزوہ بدیر کی کوشش سے،دارالفکر،۱۹۸۸م۔
۔۱۰۔ابن طاؤس، علی بن موسیٰ، اقبال الاعمال، بہ کوشش جواد قیومی اصفہانی،مکتب الاعلام الاسلامی۔
۔۱۱۔ابن عساکر، علی بن حسن،تاریخ مدینہ،دمشق،بہ کوشش علی شیری ،دارالفکر،۱۴۱۵ق
۔۱۲۔ ابن مشہدی،محمد، المزارالکبیر،تحقیق جواد قیومی،نشر قیوم،تہران، ۱۴۱۹ق
۔۱۳۔ابن منظور،محمد بن مکرم،لسان العرب،دارصادر،بیروت ۱۹۹۷م
۔۱۴۔ابن نجار بغدادی، محمد،ذیل تاریخ بغداد،تحقیق مصطفیٰ عبدالقادر عطا،دارالکتب العلمیہ،۱۴۰۷ق/۱۹۹۷م
۔۱۵۔ ابن واضح، احمد بن ابی یعقوب، تاریخ یعقوبی،مؤسسہ ونشر فرہنگ اہل بیت علیہم السلام،قم
۔۱۶۔اربلی،علی بن عیسی،کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ،بہ کوشش ابراھیم میانجی،نشرادب الحوزۃ وکتابفروشی اسلامیہ،قم ۱۳۶۴ش
۔۱۷۔ابوالفرج،اصفہانی،مقاتل الطالبین،مؤسسہ دارالکتاب،قم۔
۔۱۸۔اللہ اکبری،محمد،''بررسی تاریخی۔روایی چگونگی ملقب شدن امام

ہشتم بہ الرضا'' نامہ تاریخ پژوہان، شمارہ ۱۳، بہار ۱۳۸۷ ش

۔۱۹۔ امامی خاتون آبادی، محمد رضا، جنات الخلود، مصطوفی، قم، ۱۳۶۳

۔۱۹۔ بابائی، داؤد علی، تخت فولاد (جایگاہ اندیشہ ہای آیت اللہ سید محمد باقر درچہ ای)، امید فردا، تہران ۱۳۸۲ ش

۔۱۹۔ بحرانی، سید ہاشم، مدینۃ المعاجز، تحقیق: عزۃ اللہ مولائی ہمدانی، مؤسسہ المعارف الاسلامیہ، ۱۴۱۴ق

۔۲۰۔ بسطامی، نوروز علی، فردوس التواریخ، چاپ سنگی ۱۳۱۵ ق۔

۔۲۱۔ بیہقی، احمد بن حسین، دلائل النبوّۃ، بہ کوشش عبد المعطی قلعجی، دار الکتب العلمیّہ، بیروت۔

۔۲۲۔ پاکتچی، احمد، ''ابن بابویہ''، دائرہ المعارف بزرگ اسلامی، ج ۳، تہران ۱۳۷۴ش

۔۲۳۔۔۔۔ ''ابن شہر آشوب''، دائرہ المعارف بزرگ اسلامی، ج ۴، تہران، ۱۳۷۰

۔۲۴۔ تبریزیان، فارس، زیارت خاصہ امام ہشتم علیہ السلام، موسسہ قائم آل محمد (ع)، قم ۱۳۷۰ ش۔

۔۲۵۔ جعفریان، رسول، ''ترویج نگرش خوشبینانہ توسط رسول خدا'' مقالات تاریخی (دفتر شانزدہم) دلیل ما، قم ۱۳۷۶ش

۔۲۶۔ جلوہ ہای ولایت در شعر فارسی (تا سدۂ نہم)، گروہ فرہنگ و ادب اسلامی زیر نظر احمدی بیرجندی، بنیاد پژوہشہای اسلامی، مشہد ۱۳۸۰ش

۔۲۷۔حافظ ابرو،عبداللہ خوافی،زبدہ التواریخ،بہ کوشش کمال حاج سید جوادی ، سازمان چاپ وانتشارات وزارت فرہنگ وارشاد اسلامی تہران،۱۳۸۰ش

۔۲۸۔------- جغرافیای تاریخی خراسان درتاریخ حافظ ابرو،تصحیح وتعلیق غلام رضاورہرام،اطلاعات،تہران۱۳۷۰ش

۔۲۹۔ حاکم نیشابوری، محمد بن عبداللہ،تاریخ نیشابور، ترجمہ محمد بن حسین خلیفہ نیشابوری،تصحیح محمد رضا شفیعی کدکنی،آگہ،تہران ۱۳۷۵ش

۔۳۰۔حسینی طہرانی محمد حسین،روح مجرد،علامہ طباطبایی ،مشھد،۱۴۲۳ق

۳۱۔حقیقت،عبدالرفیع،تاریخ سمنان،فرمانداری کل سمنان۱۳۵۲ش

۔۳۲۔-------- ''آہوان''، مجلّہ وحید،سال چہارم،شمار دہم،شمارہ مسلسل۴۶،مہر۱۳۴۶

۔۳۳۔ خطیبی،ابوالفضل، ''ابومنصورعبدالرزاق''، دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی،ج۶،تہران،۱۳۷۳ ش۔

۔۳۴۔ دعبل خزاعی، دیوان، بہ کوشش ضیاء حسین،مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات،بیروت۱۴۱۷ ق/۱۹۹۷ م۔

۔۳۵۔راغب اصفہانی،حسین،معجم مفردات الفاظ القرآن،تصحیح ابراہیم شمس الدین،دارالکتب العلمیہ ،بیروت۱۴۲۵ق/۲۰۰۴م

۔۳۶ ۔ راوندی، قطب الدین، الخرائج والجرائح،مؤسسۃ الامام المہدی(ع)۔

۳۷۔سپہر، عباس قلی خان، ناسخ التواریخ (احوالات وزندگانی حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام) بہ کوشش محمد باقر بہبودی کتابفروشی اسلامیہ،تہران ۱۳۹۸ ق۔
۳۸۔سرافراز،علی اکبر،آورزمانی،فریدون،سکہ ہای ایران ازآغازتا دوران زندیہ،سمت،تہران۱۳۸۳ ش۔
۳۹۔سیدی،مہدی،''سابقہ تاریخی ماجرای ضامن آہوبعنوان پیوند دہندہ دورکن ایرانیان'' ، مجموعہ مقالات دومین وسومین ہمایش علمی پژوہشی جادہ ولایت، بہ کوشش معاونت فرہنگی و ارتباطات سازمان میراث فرہنگی وگردشگری خراسان رضوی،سخن گستر،مشہد۱۳۸۶ش

۴۰۔شریف القرشی،محمد باقر،پژوہشی دقیق درزندگانی امام علی بن موسی الرضاعلیہ السلام،ترجمہ محمد صالحی ،دارالکتب الاسلامیہ ،تہران،۱۳۸۲ ش۔
۴۱۔شیخ صدوق (ابن بابویہ)،محمد بن علی،عیون اخبارالرضاعلیہ السلام،ترجمہ حمیدرضا مستفید وعلی اکبرغفاری،نشرصدوق،تہران۱۳۷۲ ش۔
۴۲۔شیخ صدوق (ابن بابویہ)، محمد بن علی،فقیہ من لایحضرہ الفقیہ تحقیق علی اکبرغفاری، جامعۃ المدرسین،قم ۱۴۰۴ ق۔
۴۳۔شیخ طوسی،محمد بن حسن،اختیارمعرفۃ الرجال، بہ کوشش میر داماد و

دیگران، مؤسس آل البیت، قم۔
۔۴۴۔ شیخ مفید، محمد بن محمد بن نعمان، الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد بہ کوشش محمد باقر بہبودی، ترجمہ محمد باقر ساعدی، انتشارات ۱۳۷۶ ش
۔۴۵۔ شیمل، آنہ ماری، نامہای اسلامی، ترجمہ گیتی آرین، کتابخانہ ملی جمہوری اسلامی ایران، تہران ۱۳۷۶ ش۔
۔۴۶۔ صفّار، محمد بن حسن، بصائر الدرجات الکبری، تحقیق: میرزا محسن کوچہ باغی، مؤسسۃ الاعلمی، طہران ۱۳۶۲ ش۔
۔۴۷۔ ضابط، حیدر رضا، ''تجلی عشق رضوی در شبہ قارہ ہند''، فصل نامہ مشکوۃ، شمارہ ۸۹، زمستان ۱۳۸۴۔
۔۴۸۔ طباطبائی، سید محمد حسین، المیزان فی تفسیر القرآن، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، ۱۳۹۲ ق/۱۹۷۲ م۔
۔۴۹۔ طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، تحقیق: حمدی عبد المجید السّلفی مکتبۃ ابن تیمیہ، قاہرہ۔
۔۵۰۔--------، المعجم الاوسط، تحقیق: ابراهیم حسینی، دار الحرمین۔
۔۵۱۔ طبرسی، فضل بن حسن، اعلام الوری باعلام الہدی، بہ کوشش علی اکبر غفاری، دار المعروفہ، بیروت ۱۳۹۹ ق/۱۹۷۹ م۔
۔۵۲۔ طبری، محمد بن جریر، تاریخ الطبری (تاریخ الامم والملوک)، بہ کوشش نخبۃ من العلماء، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت
۔۵۳۔ دلائل الامامہ، المطبعۃ الحیدریہ، نجف، ۱۳۸۳ ق۔

۵۴۔طبسی ،محمد محسن ،امام رضاؑ بہ روایت اہل سنّت ،دلیل ما قم ۱۳۸۸
۵۴۔ عاملی، جعفر مرتضی، حیاۃ الامام الرضا علیہ السلام، دار التبلیغ اسلامی، ۱۳۹۸ق/۱۹۷۸م
۵۵۔عرفان منش، جلیل، جغرافیای تاریخی ہجرت امام رضا علیہ السلام از مدینہ تا مرو، بنیاد پژوہشھای اسلامی، مشھد ۱۳۸۲ش۔
۵۶۔قصابیان، محمد رضا، ''نقارہ نوازی و نقارہ خانہ در ایران و جہان''، مشکوۃ، شمارہ ۸۰، پاییز ۱۳۸۰ش
۵۷۔ قطب الدین راوندی، سعید بن ہبۃ اللہ ''القاب الرسول و عترتہ''، تحقیق سید علی رضا سید کباری، میراث حدیث شیعہ/۱، دفتر اول بہ کوشش مہدی مہریزی و علی صدرایی خویی، مؤسسہ فرہنگی دار الحدیث قم ۱۳۷۷ش
۵۷۔ کرزن، جارج۔ن، ایران و قضیہ ایران، ترجمہ غ۔وحید مازندرانی، مرکز انتشارات علمی و فرہنگی، ۱۳۶۲ش
۵۸۔ کلاویخو، گونزالس، سفرنامہ کلاویخو، ترجمہ مسعود رجب نیا انتشارات علمی و فرہنگی، ۱۳۶۶ ش۔
۵۸۔ کلینی، محمد بن یعقوب، الاصول من الکافی، بہ کوشش علی اکبر غفاری، دار الکتب الاسلامیہ، تہران ۱۳۶۳ ش۔
۵۹۔ کلینی، محمد بن یعقوب، الروضۃ من الکافی، بہ کوشش علی اکبر غفاری، دار الکتب الاسلامیہ، تہران ۱۳۶۲ ش۔

۶۰۔ رضائی، سید عبد الحسین، زندگانی وشہادت امام ہشتم علی بن موسیٰ الرضاؑ، ندای اسلام، مشہد ۱۴۰۱ ق۔

۶۱۔ ماھوان، احمد، السلطان وسلاطین، ماہ نشر، مشہد ۱۳۸۲ ش۔

۶۲۔ متقی ہندی، علی بن حسام، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، بہ کوشش صفوۃ السقا وبکر حیّانی، بیروت، مؤسسہ الرسالہ، ۱۳۹۹ق/۱۹۷۹م

۶۲۔ مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار الائمۃ الاطہار، مؤسسۃ الوفاء، بیروت ۱۴۰۳ ق/۱۹۸۳ م۔

۶۳۔ مجلسی، محمد باقر، تحفۃ الزائر، چاپ سنگی، دار السلطنہ تبریز۔

۶۴۔ محمدی ری شہری، محمد، میزان الحکمۃ، دار الحدیث۔

۶۵۔ معینی، محمد جواد واحمد ترابی، امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام منادی توحید وامامت، بنیاد پژوہشہای اسلامی، مشہد ۱۳۸۱۔

۶۶۔ مغنیہ، محمد جواد، الفقہ علی المذاہب الخمسہ، ۱۴۰۲ق/ ۱۹۸۲م

۶۷۔ موسوعۃ زیارات المعصومین، مؤسسۃ الامام الہادی، قم، ۱۳۸۳

۶۸۔ موسوی بجنوردی، کاظم، ''آقا بزرگ تہرانی'' دائرہ المعارف بزرگ اسلامی، ج ا، تہران ۱۳۷۴ش

۶۹۔ ناجی، محمد رضا، امام رضا علیہ السلام، دفتر پژوہشہای فرہنگی، تہران ۱۳۸۷ش۔

مکتب اہل بیت میں اُس زیارت کی بہت قدر و قیمت ہے، جو زائر امام کی سیرت کے بارے میں معلومات رکھتا ہو، امامؑ کے خرمنِ علم و دانش سے بہرہ مند ہوتے ہوئے، اس پر عمل پیرا ہو، تو اِس طرح کی زیارت، معصوم امامِ کی دانش و بینش اور امام کی عادات کو سمجھتے ہوئے، ایک وسیع علم و معرفت کا زمینہ ہموار کرتی ہے۔

''آئینہ الفت'' پر ایک نظر در حقیقت امام رؤف حضرت علی بن موسیٰ علیہ السلام کے اُن القاب کے اسرار محبت کا ایک خلاصہ ہے جو روایات اور زیارات کے ابواب میں سے منعکس ہوا ہے۔ معصوم امام کے علم و عمل اور اُن پر مزید یقین و اعتماد رکھنے کیلئے اِن القاب کا اظہار کیا گیا ہے، جو کہ اجتماعی مقامات، معنوی درجات اور اخلاقی خصوصیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ القاب آپؑ کی زندگی کے مختلف گوشوں کی مکمل نشاندہی کرتے ہیں

Islamic Research Foundation
Astan Quds Razvi
Mashhad-IRAN